سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر: 21

اللہ رب العزت کی وسعت رحمت اور

عفو درگزر

نصوص اور واقعات کے تناظر میں



مولانا محمد نعمان

استاذالحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

فہرست

اللہ رب العزت کی وُسعتِ رحمت اور عفو درگز رنصوص اور واقعات کے تناظر میں

اَلْحَمْدُلِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أَمَّابَعْدُ:فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:

﴿قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾(الأعراف:١٥٦)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾(الزمر:٥٣)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ،كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ:غَلَبَتْ،أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي،فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ.❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ،فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ،وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ،وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى

❶صحيح البخارى: كتاب التوحيد،بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:(بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ)رقم الحديث:٧٥٥٣

وَلَدِهَا،وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسعًا وَتِسعِينَ رَحمَةً،يَرحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَومَ الْقِيَامَةِ. ❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں! میں نے جن آیات اور احادیث کا ذکر کیا ان میں اللہ تعالی کی وسیع رحمت کا تذکرہ ہے، اللہ تعالی کی ایک صفت ''رحیم'' ہے، اسکا معنی ہے کہ بہت زیادہ رحم کرنے والے، اللہ تعالی اپنے بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ سزا دینے والا بھی ہے، شدید العقاب بھی ہے، لیکن ساتھ ہی غفور ورحیم بھی ہے، اوراس کی شانِ غفوری اس کی سزا والی شان سے بالاتر ہے، وہ بدلہ لینے والا بھی ہے، اور سزا دینے والا بھی ہے، آخر جہنم کس لیے بنائی ہے؟ حساب کتاب کس لیے ہورہا ہے؟ کراماً کاتبین جو ہر وقت ہمارے اعمال لکھ رہے ہیں یہ سب کس لیے ہے؟ اس لیے کہ اسی کی بنیاد پر ہمارا حساب کتاب ہوگا، جزا وسزا بھی ملے گی، یہ سب ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت غالب ہے، کسی نے صحیح کہا ہے کہ ''رحمت حق بہانہ می جوید'' یعنی رحمتِ خداوندی تو بہانہ چاہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی بات ہو، بنیاد ہو، تو اس کی رحمت جوش میں آجائے اور بندے کی مغفرت کا ذریعہ بن جائے ۔قرآن مجید میں جگہ جگہ اللہ کی رحمت اور عفو درگزر کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں وسعتِ رحمت اور عفو درگزر کی اہمیت وفضیلت

اللہ کی رحمت ہر شی کو گھیرے ہوئے ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ

❶ صحيح مسلم: كتاب الرقاق،باب في سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنها سبقت غضبه ، رقم الحديث: ٢٧٥٢

شَىْءٍ﴾ (الأعراف: ۱۵۶)

ترجمہ: اللہ نے فرمایا: اپنا عذاب تو میں اسی پر نازل کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور جہاں تک میری رحمت کا تعلق ہے وہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے، دنیا کا عذاب میں ہر نافرمان کو نہیں دیتا، بلکہ اپنی حکمت اور علم سے جس کو چاہتا ہوں اسے دیتا ہوں، آخرت میں بھی ہر گناہ پر میرا عذاب دینا ضروری نہیں، بلکہ جو لوگ ایمان لے آتے ہیں ان کے بہت سے گناہ میں معاف کرتا رہتا ہوں، البتہ جن لوگوں کی سرکشی کفر وشرک کی صورت میں حد سے بڑھ جاتی ہے ان کو اپنی مشیت اور حکمت کے تحت عذاب دیتا ہوں، اسکے برخلاف دنیا میں میری رحمت ہر مؤمن اور کافر، نیک اور بد سب پر چھائی ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں انہیں رزق اور صحت وعافیت کی نعمتیں ملتی رہتی ہیں اور آخرت میں بھی کفر وشرک کے علاوہ دوسرے گناہوں کو اسی رحمت سے معاف کیا جائے گا۔❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان لعین بھی اکڑنے لگا کہ میں بھی تو اشیاء میں سے ایک شی ہوں لہذا مجھے بھی رحمت سے حصہ ملے گا، اور ایسے ہی یہود ونصاری نے اکڑنا شروع کیا، پھر جب بعد والا حصہ:

﴿فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ﴾ (الأعراف: ۱۵۶)

ترجمہ: چنانچہ میں یہ رحمت (مکمل طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو تقوی اختیار

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۳۵۷

کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں، اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھیں۔

نازل ہوا جس کا حاصل یہ ہے کہ میں اپنی رحمت ان لوگوں کیلئے مخصوص کروں گا جو شرک سے بچتے، زکوۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں، تو ابلیس یہ سن کر مایوس ہو گیا، البتہ یہود و نصاری کہنے لگے کہ ہم شرک سے بچتے ہیں زکوۃ بھی دیتے ہیں اس کی آیات پر ایمان بھی رکھتے ہیں، تو پھر تو اللہ تعالی کا ارشاد پاک نازل ہوا:

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ﴾ (الأعراف: ۱۵۷)

ترجمہ: جو اس رسول یعنی نبی امی کی پیروی کرنے والے ہوں۔

یعنی جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہیں، تو یہ سن کر یہود و نصاری بھی مایوس ہو گئے اور رحمت صرف مؤمنین کیلئے باقی رہی۔ (۱)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

ترجمہ: کہہ دو کہ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

یعنی اگر کسی شخص نے ساری زندگی کفر، شرک یا گناہوں میں گزاری ہے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اب اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی ہے کہ مرنے سے پہلے

(۱) تنبيه الغافلين: باب ما يرجى من رحمة الله تعالى، ص ۸۶، الرقم: ۷۴

پہلے جس وقت بھی انسان اپنی اصلاح کا پختہ ارادہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنی پچھلی زندگی کی معافی مانگے اور توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ ❶

اللہ رب العزت کی رحمت کے امیدوار

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (البقرۃ: ۲۱۸)

ترجمہ: (اس کے برخلاف) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا، تو وہ بیشک اللہ کی رحمت کے امیدار ہیں، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے لئے رحمت کو لکھ دیا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (الأنعام: ۵۴)

ترجمہ: اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان سے کہو: سلامتی ہو تم پر! تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کا یہ معاملہ کرنا لازم کرلیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھے، پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۱۹۸

اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (التوبة: ۱۰۲)

ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرلیا ہے۔ انہوں نے ملے جلے عمل کیے ہیں، کچھ نیک کام، اور کچھ برے۔ امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرلے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

عفو درگزر اور وسعتِ رحمتِ باری تعالیٰ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (ابراهيم: ۳۶)

ترجمہ: میرے پروردگار! ان بتوں نے لوگوں کی بڑی تعداد کو گمراہ کیا ہے۔ لہذا جو کوئی میری راہ پر چلے، وہ تو میرا ہے، اور جو میرا کہنا نہ مانے، تو (اس کا معاملہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں) آپ بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔

میرے بندوں کو میری بخشش اور رحم کی خبر دو

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الحجر: ۴۹)

ترجمہ: میرے بندوں کو بتادو کہ میں ہی بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہوں۔

اپنے بندوں کو بے انتہاء نعمتیں دینے والا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (النحل: ۳۶)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو، تو انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

توبہ قبول کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ (الشوریٰ: ۲۵)

ترجمہ: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور گناہوں کو معاف کرتا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اس کا پورا علم رکھتا ہے۔

بہت سے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ (الشوریٰ: ۳۰)

ترجمہ: اور تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے، اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگزر ہی کرتا ہے۔

تمام تر سلطنت کے مالک کی بخشش اور رحمت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (الفتح: ۱۴)

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت تمام تر اللہ ہی کی ہے، وہ جس کو چاہے بخش

دے، اور جس کو چاہے عذاب دے، اور اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔

اللہ رب العزت اپنے بندوں سے محبت کرنے والا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ﴾ (البروج: ۱۴)

ترجمہ: اور وہ بہت بخشنے والا، بہت محبت کرنے والا ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں وسعتِ رحمت اور عفو درگزر

اللہ کی رحمت غضب پر غالب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ، كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ: غَلَبَتْ، أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ. ❶

ترجمہ: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ دی کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی، یا فرمایا سبقت لے گئی اور یہ اللہ کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

اللہ رب العزت کا اپنے عرش کے اوپر یہ لکھوانا شاہی رحم کے طور پر ہے، اگر میرا کوئی بندہ قانون سے بخشا جا سکتا تو بہت بہتر ورنہ میں اپنے شاہی رحم کو محفوظ رکھتا ہوں، اس شاہی رحم سے اس کو معاف کر دوں گا۔ جیسے جب کوئی مجرم قانون سے نجات نہیں پاتا اور سپریم کورٹ سے پھانسی کی قطعی سزا ہوتی ہے تو اب آگے کیونکہ کوئی اور عدالت نہیں

❶ صحيح البخاری: كتاب التوحيد، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ)، رقم الحديث: ۷۵۵۳

ہے، لہذا سلطان مملکت سے رحم کی درخواست کرتا ہے، اور اخباروں میں آتا ہے کہ مجرم نے سپریم کورٹ میں ہارنے کے بعد پھانسی کی سزا سن کر اب مملکت کے بادشاہ سے رجوع کیا ہے اور شاہی رحم کی بھیک مانگی ہے، تو اللہ تعالی نے اپنے شاہی رحم کو محفوظ کر لیا ہے۔

اللہ رب العزت کیلئے سو رحمتیں ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّـهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

ترجمہ: اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک جنات، انسانوں، چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے نازل کی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی اور رحم کرتے ہیں، اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچہ پر شفقت کرتا ہے اور اللہ نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔

دنیا میں ماں باپ اپنی اولاد سے کس قدر پیار و محبت کرتے ہیں، اتنا پیار کرتے ہیں کہ اپنے اولاد کیلئے اپنی جان داؤ پر لگاتے ہیں، یہ صرف ایک رحمت اللہ نے نازل کی، ان ننانوے رحمتوں کا کیا کہنا جو اللہ آخرت میں کریں گے؟ کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

اگر کافر اللہ کی رحمت جان لیتا تو جنت سے ناامید نہ ہوتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الرقاق، باب فی سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنها سبقت غضبه، رقم الحديث: ٢٧٥٢

لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ،مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ،وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ،مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ. ❶

ترجمہ: اگر مؤمن کو پورا علم ہو جاتا کہ اللہ کا عذاب کتنا ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کا لالچ نہ کرتا، اور اگر کافر جان لیتا کہ اللہ کے پاس رحمت کتنی ہے تو کوئی بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔

اللہ رب العزت کی رحمت والدین کی اولاد پر محبت سے بھی زیادہ ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی، جس بچے کو قید میں پاتی اس کو پکڑ کر اپنی چھاتی سے چمٹا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی، (اسی عورت کا بچہ گم ہو گیا تھا اور یہ اُس کی تلاش میں تھی اور فرطِ جذبات میں اِس کی یہ کیفیت ہوگئی تھی،) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، اگرچہ وہ قدرت رکھتی ہے، لیکن پھر بھی نہیں ڈال سکتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا. ❷

ترجمہ: اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔

❶ صحیح مسلم: کتاب التوبة، بَابٌ فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَنَّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهُ، رقم الحدیث: ۲۷۵۵

❷ صحیح البخاری: کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقه، رقم الحدیث: ۵۹۹۹

اللہ رب العزت کی اپنے بندوں سے محبت و رحمت

اسی طرح کی ایک روایت ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جس نے کمبل اوڑھ رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں کچھ دبا ہوا تھا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف آنے لگا، راستے میں درختوں کا ایک جھنڈ پڑتا ہے وہاں میں نے چڑیوں کے بچوں کی آواز سنی اور میں نے ان کو پکڑ کر اپنے کمبل میں چھپا لیا، تو ان کی ماں آئی اور میرے سر پر چکر لگانے لگی، میں نے اس کے بچوں کو کھولا تو وہ بچوں پر آ پڑی اور ان کے ساتھ خود بھی قید ہوگئی، اب میں ان سب کو اپنے کمبل میں لپیٹ کر لایا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو یہاں رکھ دے، تو میں نے رکھ دیا لیکن ماں نے اپنے بچوں کا ساتھ نہ چھوڑا، ان کی یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ کیا تم کو چڑیا کی اپنے بچوں سے محبت پر تعجب نہیں ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَوَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ، لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا. [1]

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس نے مجھے سچائی کے ساتھ پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا ہے، بلا شبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے کہیں زیادہ محبت کرتا ہے جتنا کہ یہ چڑیا اپنے بچوں سے محبت کرتی ہے۔

اسکے بعد اس شخص سے فرمایا کہ ان کو لے جا اور وہیں چھوڑ آ جہاں سے تو نے ان کو پکڑ کر لایا تھا اور بچوں کی ماں کو بھی انہی کے ساتھ لے جا۔ پس وہ شخص ان سب کو لے گیا۔

---

[1] سنن أبی داود: کتاب الجنائز، باب الأمراض المکفرة للذنوب، رقم الحدیث: ۳۰۸۹

کوئی بھی صرف اپنے اعمال کے بدولت نجات نہیں پائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنكُمْ عَمَلُهُ.

ترجمہ: تم میں سے کسی کا عمل اسے آگ سے نجات نہیں دے گا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا آپ کو بھی؟ (آپ کا عمل باوجود کامل ہونے کے نجات نہیں دلائے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلاأَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالقَصْدَ القَصْدَ تَبْلُغُوا. ❶

ترجمہ: نہیں! مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے، لہٰذا تم لوگ اپنے اعمال کو تیر کی طرح راست ودرست کرو، عمل میں میانہ روی اختیار کرو (یعنی کسی عمل کو کمی وزیادتی کے ساتھ نہ کرو) دن کے ابتدائی حصہ میں عبادت کرو، دن کے آخری حصہ میں عبادت کرو اور رات میں بھی کچھ عبادت کرو (یعنی نماز تہجد پڑھو) اور عبادت میں میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، اپنی منزل کو پالو گے۔

یعنی جو بھی جہنم سے بچ کر جنت میں جائے گا وہ صرف اللہ تعالیٰ کے رحمت وفضل سے جنت میں جائے گا، انسان اللہ کے فضل وکرم سے جنت میں جائے گا، صرف اپنے اعمال کی بدولت نہیں جاسکے گا۔

انسان اللہ کے فضل وکرم سے جنت میں جائے گا

ایک حدیث میں صراحت کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، رقم الحدیث: ٦٤٦٣

لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ، وَلَا أَنَا، إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ. ❶

ترجمہ: تم میں سے کسی کا عمل اسکو نہ جنت میں داخل کرائے گا اور نہ ہی جہنم سے نجات دے گا، اور نہ مجھے، مگر اللہ کی رحمت سے۔

اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی توبہ کا منتظر رہتا ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے، اور دن میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے، یہاں تک کہ سورج مغرب کی سمت سے نکلے۔

ہاتھ پھیلانا دراصل کنایہ ہے طلب کرنے سے، چنانچہ جب کوئی شخص کسی سے کچھ مانگتا ہے تو اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ رات میں ہاتھ پھیلاتا ہے، اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو توبہ کی طرف بلاتا ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ پھیلانا اس کی رحمت ومغفرت سے کنایہ ہے۔

حدیث کے آخری الفاظ یہاں تک کہ سورج مغرب کی سمت سے نکلے، اس کا مطلب

---

❶ صحيح مسلم: كتاب صفة القيامة والجنة والنار، بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى، رقم الحديث: ۲۸۱۷

❷ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب، رقم الحديث: ۲۷۵۹

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں سے طلبِ توبہ کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ قربِ قیامت میں سورج مشرق کے بجائے مغرب سے نکلے، کیونکہ جب آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اس کے بعد پھر کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

جب تک برائی کا ارتکاب نہ کرے تو برائی نہیں لکھی جاتی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ،فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً،فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً،فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. ①

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں (یعنی فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ لوح محفوظ میں نیکیوں اور برائیوں کے بارہ میں یہ تفصیل لکھ دیں کہ) جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ اس پر عمل نہ کر سکے (یعنی ارادہ کے باوجود وہ کسی عذر کی بناء پر اس نیکی کو کرنے پر قادر نہ ہو سکے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں اس ارادہ ہی کو ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے، اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر اس نیکی کو کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ لیتا ہے (یعنی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے اللہ چاہتا ہے اپنے فضل وکرم سے

① صحيح البخاري: كتاب الرقاق،باب من همّ بحسنة أو بسيئة،رقم الحديث: ۶۴۹۱

بحسب اخلاص اور ادائیگی شرائط وآداب اس سے بھی زیادہ ثواب لکھتا ہے) اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے (اور پھر اللہ کے خوف کی وجہ سے) اس برائی میں بھی مبتلا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے، اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا تو پھر اس برائی میں مبتلا بھی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہی برائی لکھتا ہے۔

یعنی اللہ تعالی کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ صرف نیکی کا ارادہ کرنے سے بھی نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور جب نیکی کرے تو دس گنا سے سات سو گنا تک، اور جب اخلاص اس سے بھی زیادہ ہو تو نیکیاں اِس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں، جبکہ برائی کا ارادہ کرنے سے برائی اُس وقت تک نہیں لکھی جاتی جب تک برائی کا ارتکاب نہ کرے، اور اگر برائی کر بھی لے تو ایک برائی لکھ دی جاتی ہے، یہ اللہ رب العزت کی وسعتِ رحمت ہے۔

اللہ کی رحمت تیرے گناہوں سے بڑھ کر ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور تین بار کہا: ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قُلِ اللَّهُمَّ مَغْفِرَتِكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي. (۱)

ترجمہ: کہو! اے اللہ! آپ کی بخشش میرے گناہوں سے بڑی ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ پر امید ہے۔

---

(۱) المستدرک علی الصحیحین: کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل والتسبیح والذکر، ج ۱ ص ۷۲۸، رقم الحدیث: ۱۹۹۴

اس نے یہ پڑھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر دہراؤ، اس نے پھر دوہرایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دہراؤ، اس نے پھر دوہرایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دہراؤ، اس نے پھر دوہرایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جاؤ! اللہ تعالی نے تمہیں معاف فرما دیا۔

آسمان کی بلندیوں تک گناہوں کی معافی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، وَلا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. ❶

ترجمہ: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا میں تجھے بخشوں گا، تو نے جو برا کام بھی کیا ہوگا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی، (یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گنہگار ہو تجھے بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے) اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا۔ اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی، اے ابن آدم! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے ساتھ گناہوں سے بھری ہوئی زمین ہو تو میں تیرے پاس بخشش مغفرت سے بھری ہوئی زمین کو لے کر آؤں گا، بشرطیکہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

---

❶ سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله بعباده، باب منه، رقم الحديث: ٣٥٤٠

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ آسمان کی بلندیوں تک گناہ ہو جائیں پھر صدقِ دل سے توبہ کر دے تو رب العالمین تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ایک انسان زندگی بھر گناہ کرتا رہتا ہے پھر اللہ سے سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ اسکو معاف فرما دیتے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بے پناہ وسعتِ رحمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِکُمْ،وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُونَ، فَیَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ. ❶

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھا لے اور تمہاری جگہ ایسے لوگ پیدا کر دے جو گناہ کریں اور اللہ سے بخشش ومغفرت چاہیں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخشے۔

اس ارشادِ گرامی کا مقصد مغفرت اور رحمتِ باری تعالیٰ کی وسعت کو بیان کرنا اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسم پاک ''غفور'' کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے اتنا بخشش کرنے والا ہے، اس لئے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ خدانخواستہ اس حدیث کے ذریعہ گناہ کی ترغیب مقصود نہیں ہے، کیونکہ گناہ سے بچنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو گناہ ومعصیت کی زندگی سے نکال کر اطاعت وعبادت کی راہ پر لگائیں۔

---

❶ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب سقوط الذنوب بالاستغفار توبة،رقم الحديث: ۲۷۴۹

اللہ رب العزت فرشتوں کے سامنے تذکرہ کرکے بندے کی مغفرت کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ؟ فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلاثًا، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ. [1]

ترجمہ: اسی امت میں سے یا گزشتہ امتوں میں سے ایک بندے نے گناہ کیا اور پھر کہنے لگا اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے، تو میرے اس گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے گناہ بخشتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے گناہ پر مواخذہ کرتا ہے، تو جان لو! میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ اس مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ کرنے سے باز رہا، اس کے بعد اس نے پھر گناہ کیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے تو میرے اس گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا یہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک

[1] صحيح البخاري: كتاب التوحيد: باب قول الله تعالى يريدون أن يبدلوا كلام الله، رقم الحديث: ٧٥٠٧

پروردگار ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ ایک مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ سے باز رہا اور اس کے بعد پھر اس نے گناہ کیا اور اس کے بعد پھر اس نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے، تو میرے اس گناہ کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو تین مرتبہ بخش دیا، پس جب تک وہ استغفار کرتا رہے جو چاہے کرے۔

حدیث کے آخری الفاظ پس جو چاہے کرے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ جب تک گناہ کرتا رہے گا اور استغفار کرتا رہے گا اس کے گناہ بخشتا رہوں گا، اس جملہ سے خدانخواستہ گناہ کی طرف رغبت دلانا مقصود نہیں ہے، بلکہ استغفار کی فضیلت اور گناہوں کی بخشش میں استغفار کی تاثیر کو بیان کرنا مقصود ہے۔

وسعتِ رحمت کے سبب مرض الموت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ غرغرہ کی کیفیت نہ شروع ہو جائے۔

غرغرہ انسانی زندگی کا وہ آخری درجہ ہے، جب جسم و روح کا تعلق اپنے انقطاع کے انتہائی نقطہ کے بالکل قریب ہوتا ہے، جان پورے بدن سے کھنچ کر حلق میں آجاتی ہے، سانس اکھڑ کر صرف غرغر کی سی آواز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور زندگی کی بالکل آخری امید بھی یاس و ناامیدی کے درجہ یقین پر پہنچ جاتی ہے۔

❶ سنن ابن ماجة: كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم الحديث: ۴۲۵۳

لہٰذا اس ارشاد گرامی میں ''جب تک کہ غرغرہ کی کیفیت شروع نہ ہو جائے'' کا مطلب یہ ہے کہ جب تک موت کا یقین نہیں ہوتا اس وقت تک توبہ قبول کی جاتی ہے، مگر جب موت کا بالکل یقین ہو جائے یعنی مذکورہ بالا کیفیت شروع ہو جائے تو اس وقت توبہ قبول نہیں ہوتی۔

۹۹ آدمیوں کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہو کر مغفرت ہو گئی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے ننانوے جانوں کو قتل کیا، پھر اس نے اہلِ زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا، پس اس کی ایک راہب کی طرف راہنمائی کی گئی، وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا: میں نے ننانوے جانوں کو قتل کیا ہے، کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں، پس اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو پورے کر دیئے، پھر زمین والوں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا، تو ایک عالم کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی، اس نے کہا: میں نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ تو اس نے کہا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے، تم اس جگہ کی طرف جاؤ وہاں پر موجود کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جا اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر نہ آنا کیونکہ وہ بری جگہ ہے، پس وہ چل دیا یہاں تک کہ جب آدھے راستے پر پہنچا تو اس کی موت واقع ہو گئی، پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑ پڑے، رحمت کے فرشتوں نے کہا: ''جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ'' یہ توبہ کرتا ہوا اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوا آیا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: ''إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ''

اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا، پس پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا اسے انہوں نے اپنے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کرلیا، تو اس نے کہا: **قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ، فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ**" دونوں زمینوں کی پیمائش کرلو، پس وہ دونوں میں سے جس زمین سے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہوگا، پس انہوں نے زمین کو ناپا تو اسی زمین کو کم پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا، پس پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ (صدقِ دل سے توبہ کی وجہ سے گناہ معاف ہوگئے اور رحمتِ الٰہی کے طفیل مغفرت ہوگئی۔) ❶

زندگی بھر نافرمانی کرنے والے کو اللہ نے معاف کردیا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو موت آئی، جب اس کی زندگی کی کچھ امید نہ رہی، تو اس نے اپنے گھر والوں سے وصیت کی:

إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ، فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ. ❷

ترجمہ: جب میں مرجاؤں تو میرے واسطے بہت سی لکڑیاں جمع کرکے آگ روشن کرنا اور اس کے اندر مجھے ڈال دینا یہاں تک کہ جب آگ میرے گوشت کو کھالے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے تو تم ان ہڈیوں کو لے کر پیس ڈالنا پھر مجھے (یعنی میری پسی ہوئی ہڈیوں کو) کسی گرم یا (یہ کہا) کسی تیز ہوا چلنے والے دن دریا میں ڈال دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو جمع کرکے فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس

❶ صحیح مسلم: کتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، رقم الحديث: ۲۷۶۶

❷ صحیح البخاری: کتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، رقم الحديث: ۳۴۵۲

نے عرض کیا تیرے خوف سے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

اس شخص کی زندگی گناہوں میں گزری ،لیکن آخرت کی جوابدہی اور خوفِ الٰہی سے خوف زدہ تھا،تو رحمتِ الٰہی کی کتنی وسعت ہے کہ رب العالمین نے اس کی مغفرت فرمادی۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں وسعتِ رحمت کے سبب بعض ایسے اعمال ہیں جو مختصر ہیں مگراُن کی فضیلت زیادہ ہے، یا گناہوں کو مٹانے والے اور درجات بلند کرنے والے اعمال ہیں، یہ سب باری تعالی کا فضل وکرم ہے کہ چھوٹے سے اعمال پر بہت زیادہ اجروثواب سے نوازتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں گناہوں کو مٹانے والے اور بخشش والے اعمال

ا......میت کے لواحقین سے تعزیت کرنا

تعزیت کا عام فہم معنی یہ ہے کہ میت کے لواحقین اوراس کے اہل خانہ سے ایسے کلمات کہنا جن کوسن کراُن کا صدمہ کچھ کم ہوجائے۔انہیں تسلی دینا،صبر کی تلقین کرنا،مصیبت اور تکلیف پر اجروثواب کی فضیلتیں بیان کرنا باعثِ اجر وثواب ہے،تعزیت کی بڑی فضیلت ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّى أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ، إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

ترجمہ: جوکوئی اپنے مؤمن بھائی کی مصیبت پرتعزیت کرے گا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِسے قیامت کے روز عزت کا لباس پہنائے گا۔

❶سنن ابن ماجه: كتاب الجنائز،باب ما جاء فی الثواب من عزى مصابا، رقم الحديث: ١٦٠١

ہمارے معاشرے میں تعزیت بھی صرف رسماً کی جاتی ہے، ہمیں چاہیے کہ تعزیت کو میت کا حق سمجھ کر کریں، تاکہ مذکورہ اجر کے حق دار بن سکیں، ہمارے یہاں تعزیت ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنے کو سمجھا جاتا ہے، حالانکہ تعزیت میں اصل صاحبِ خانہ کو تسلی دینا ہے، اور ایسے کلمات کہنا جن سے اُن کے صدمہ میں کمی آئے۔

۲ ...... ”سُبْحَانَ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَانَفْسِهِ“ کلمات پڑھنا

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى، وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. ❶

ترجمہ: ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نماز فجر کے لئے ان کے پاس سے نکلے اور وہ اپنے مصلی پر بیٹھی ہوئی تھیں، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت واپس تشریف لائے وہ اپنی جگہ یعنی مصلی پر بدستور بیٹھی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ جس حالت میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا اسی طرح مسلسل بیٹھی ہوئی ہو؟ یعنی صبح کے وقت سے اب تک کہ چاشت کا وقت آ گیا ہے مصلی پر بیٹھی ہوئی اسی طرح ذکر الٰہی میں مشغول ہو، انہوں نے کہا کہ جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے

❶ صحيح مسلم: كتاب الذكر، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، رقم الحديث: ٢٧٢٦

ہیں وہ چار کلمے ایسے ہیں کہ اگر ان کو اس چیز سے تولا جائے جس کے کہنے میں تم ابتداء دن سے اب تک مشغول رہی ہو (یعنی ذکر میں تو یقیناً چار کلمے اس چیز پر بھاری رہیں گے یعنی ان چار کلموں کا ثواب اس پورے وقت ذکر الٰہی میں تمہاری مشغولیت کے ثواب سے زیادہ ہوگا)۔اور وہ چار کلمے یہ ہیں:

سُبُحَانَ اللهِ وَبِحَمُدِهِ عَدَدَ خَلُقِهِ وَرِضَا نَفُسِهِ وَزِنَةَ عَرُشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

ترجمہ: میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے بقدر اور اس کی ذات کی مرضی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلموں کی مقدار کی مانند ہے۔

۳......تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور آخر میں چوتھا کلمہ پڑھنا

ہر فرض نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمدللہ اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر اور آخر میں چوتھا کلمہ پڑھنا، اس کی اتنی فضیلت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان تسبیحات کو پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس کے سارے گناہ معاف کر دیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنُ سَبَّحَ اللهَ فِی دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتُلِكَ تِسُعَةٌ وَتِسُعُونَ، وَقَالَ: تَمَامَ الُمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحُدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الُمُلُكُ وَلَهُ الُحَمُدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيُءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتُ خَطَايَاهُ وَإِنُ كَانَتُ مِثُلَ زَبَدِ الُبَحُرِ. ❶

ترجمہ: جو ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمدللہ اور تینتیس دفعہ اللہ

❶ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، رقم الحدیث: ۵۹۷

اکبر''فَتِلکَ تِسعَةٌ وَتِسعُون '' یہ ہوگئے کل ننانوے''وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَة''
اپنے سو کی تعداد کو پورا کرے اور یہ کلمات پڑھے ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلكُ وَلَهُ الْحَمدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

تو کتنا مختصر عمل ہے تینتیس، تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور آخر میں یہ کلمہ جو پڑھ لے گا تو فرمایا سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کسی کے گناہ ہوں تو اللہ معاف کر دے گا۔ اول تو اتنے زیادہ کسی کے گناہ نہیں ہو سکتے کہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، لیکن بالفرض اگر اتنے بھی ہوں تو اللہ اس کے ان گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

۴...... چالیس موحد آدمیوں کی سفارش پر میت کی مغفرت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ.[1]

ترجمہ: مسلمانوں کی کوئی میت ایسی نہیں کہ جس کے جنازہ پر چالیس ایسے آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں (اور وہ اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں) تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول فرماتے ہیں۔

۵...... جنازے میں تین صفیں ہوں تو میت کی مغفرت ہو جاتی ہے

قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ما صَفَّ صُفُوفٌ ثَلَاثَةٌ مِنُ

[1] سنن أبي داود: كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، رقم الحديث: ۳۱۷۰

الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ إِلَّا أَوْجَبَ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میّت پر مسلمانوں کی تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی مغفرت والے اعمال

ا......تسبیحات فاطمی کا اہتمام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ،وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ،فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ،وَقَالَ:تَمَامَ الْمِائَةِ:لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . ❷

ترجمہ: جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس مرتبہ کہے، الحمد للہ تینتیس مرتبہ کہے، اللہ اکبر تینتیس مرتبہ کہے، یہ کل ننانوے ہوئے اور سو مکمل کرے (چوتھے کلمہ پر) تو اسکے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اگر سمندر کے جاگ کے برابر کیوں نہ ہو۔

یعنی ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس مرتبہ کہے، الحمد للہ تینتیس مرتبہ کہے، اللہ اکبر تینتیس مرتبہ کہے، یہ کل ننانوے ہوئے اور سو مکمل کرے چوتھے کلمہ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

---

❶سنن أبي داود: كتاب الجنائز، باب في الصفوف على الجنازة، رقم الحديث: ٣١٦٦، قال شعيب الأرنؤوط في تعليق سنن أبي داود:" إسناد حسن"، فقد صرّح محمد بن إسحاق بالتحديث عند الروياني في مسنده (١٥٣٧) وحسنه النووي وابن حجر.

❷صحيح مسلم : كتاب المساجد ومواضع الصلاة،باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته:رقم الحديث:٥٩٧

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) پڑھ تو اسکے سب گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ ہر نماز کے بعد اسطرح تسبیحات پڑھنے کو ''تسبیحات فاطمی'' کہا جاتا ہے۔

۲......فجر کی نماز کے بعد ''سُبْحَانَ اللّٰہ''اور '' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ''سومرتبہ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ،وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ،غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. ❶

ترجمہ: جس نے صبح کی نماز کے بعد سو(۱۰۰) مرتبہ ''سبحان اللہ'' اور سو(۱۰۰) مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جاگ کے برابر ہوں۔

مختصر سا عمل ہے، مشکل سے پانچ سے دس منٹ لگیں گے لیکن فضیلت اتنی کہ سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۳......''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' تسبیح کا اہتمام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ :سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ،حُطَّتْ خَطَايَاهُ،وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. ❷

ترجمہ: جس شخص نے کسی دن میں سومرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' پڑھا تو اس

❶ سنن النسائی: کتاب السهو، نوع آخر من عدد التسبیح، رقم الحدیث: ۱۳۵۴

❷ صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، رقم الحدیث ۶۴۰۵

کے سب گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند یعنی کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

تو جو عمل گناہوں کو مٹا دیتا ہے وہ ہے دن میں ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' کا سو مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کرنا۔ احادیث مبارکہ میں اس تسبیح کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

۴......بستر پر جاتے وقت مندجہ ذیل دعا پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، غَفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ أَوْ خَطَايَاهُ، شَكَّ مِسْعَرٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. [1]

ترجمہ: جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھے ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ'' تو اللہ تعالی اسکے گناہوں کو بخش دیگا یا اسکی غلطیوں کو (مسعر راوی کو شک ہے) اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہو۔

گناہوں سے ایسی معافی جیسے ماں نے ابھی جنا ہے

۱......حج کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

[1] صحیح ابن حبان: کتاب الزینة والتطییب، باب آداب النوم، ج۱۲ ص۳۳۸، رقم الحدیث: ۵۵۲۸

مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. ❶

ترجمہ: جس نے اللہ کی رضا کیلئے حج کیا، کوئی گناہ کا کام نہیں کیا، بے ہودہ باتیں نہیں کی، تو ایسے لوٹے گا (گناہوں سے پاک وصاف ہو کہ) جیسا کہ اسکی ماں نے اسکو بھی جنا ہے۔

۲......مسنون طریقے کے مطابق وضو کرنا

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں خیال کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں اور وہ کسی راستے پر نہیں ہیں اور وہ سب لوگ بتوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں، میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں بہت سی خبریں بیان کرتا ہے، تو میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا، یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ چھپ کر رہ رہے ہیں کیونکہ آپ کی قوم آپ پر مسلط تھی، پھر میں نے ایک طریقہ اختیار کیا جس کے مطابق میں مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نبی ہوں، میں نے عرض کیا: نبی کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، میں نے عرض کیا کہ آپ کو کس چیز کا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ صلہ رحمی کرنا اور بتوں کو توڑنا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، میں نے عرض کیا کہ اس مسئلہ میں آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آزاد اور ایک غلام۔

راوی نے کہا کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور

❶ صحیح البخاری: کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم الحدیث: ۱۵۲۱

حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جو آپ پر ایمان لے آئے تھے، میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کی پیروی کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے اس وقت تم اپنے گھر جاؤ پھر جب سنو کہ میں ظاہر (غالب) ہو گیا ہوں تو پھر میرے پاس آنا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آ گئے تو میں اپنے گھر والوں میں ہی تھا اور لوگوں سے خبریں لیتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا یہاں تک کہ مدینہ منورہ والوں سے میری طرف کچھ آدمی آئے، تو میں نے ان سے کہا کہ اس طرح کے جو آدمی مدینہ منورہ میں آئے ہیں وہ کیسے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں ان کی قوم کے لوگ انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، تو میں مدینہ منورہ میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم تو وہی ہو جس نے مجھ سے مکہ میں ملاقات کی تھی، میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے مجھے اس کی خبر دیجئے اور میں اس سے جاہل ہوں، مجھے نماز کے بارے میں خبر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے رکے رہو یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور نکل کر بلند ہو جائے کیونکہ جب سورج نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی گواہی فرشتے دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے، پھر نماز سے رکے رہو کیونکہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے، پھر جب سایہ آ جائے تو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر کیئے جائیں گے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز

پڑھو، پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز سے رکے رہو کیونکہ یہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: وضو کے بارے میں بھی کچھ بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ، وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ، وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. (1)

ترجمہ: تم میں سے کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو وضو کے پانی سے کلی کرے اور پانی ناک میں ڈالے اور ناک صاف کرے مگر یہ کہ اس کے منہ اور نتھنوں کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جس طرح اللہ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی داڑھی کے کناروں کے ساتھ لگ کر پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو دونوں پاؤں کے گناہ انگلیوں کے پوروں کی طرف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اللہ کی حمد وثناء اور اس کی بزرگی بیان کرے جو اس کے شایانِ شان اور اپنے دل کو

(1) صحيح مسلم : كتاب صلاة المسافرين وقصرها ،باب إسلام عمرو بن عمرو عبسة ،رقم الحديث: ٨٣٢

خالص اللہ کے لئے فارغ کرلے تو وہ آدمی اپنے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہوجاتا ہے جس طرح کہ آج ہی اس کی ماں نے اُسے جنا ہے۔

چنانچہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمرو بن عبسہ دیکھو! کیا کہہ رہے ہو؟ کیا ایک ہی جگہ میں آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے ابوامامہ! میں بڑی عمر والا ہوگیا ہوں اور میری ہڈیاں نرم ہوگئی ہیں اور میری موت قریب آ گئی ہے تو اب مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ یا دومرتبہ یا تین مرتبہ یہاں تک کہ سات مرتبہ بھی سنتا تو میں کبھی بھی اس حدیث کو بیان نہ کرتا لیکن میں نے تو اس حدیث کو اس سے بھی بہت زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

۳...... پچاس مرتبہ طواف کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. ❶

ترجمہ: جس نے بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسا کہ اسکی ماں نے اُسے ابھی جنا ہے۔

۴......تین عظیم الشان اعمال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو (خواب میں) بہت ہی اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ مقربین فرشتے کس معاملے میں

❶ مصنف عبدالرزاق: كتاب المغازی، باب وتر الطواف، ج۵ ص ۵۰۰، رقم الحديث: ۹۸۰۹

بحث کررہے ہیں، میں نے عرض کی پروردگار! تو ہی بہتر جانتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ (یہ سن کر) اللہ تعالیٰ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا جس کے ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہوئی (اوراس کی وجہ سے) میں زمین وآسمان کی تمام چیزوں کو جان گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یعنی آپ کو زمین وآسمانوں کا علم دینے کے بعد سوال فرمایا کہ اے محمد! آپ کو معلوم ہے کہ مقربین فرشتے کس معاملے میں بحث کررہے ہیں؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا، جی ہاں! میں جانتا ہوں کفارات (یعنی گناہوں کو ختم کرنے والی چیزوں) کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں، اوروہ کفارات (یہ) ہیں کہ نمازوں کے بعد مسجدوں میں (دوسرے وقت کی نماز کے انتظار میں) بیٹھا جائے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پیدل چلا جائے اور سختی کے وقت (مثلاً بیماری یا سردی میں اعضائے وضو پر) وضو کا پانی اچھی طرح پہنچایا جائے (لہٰذا) جس نے یہ کیا (یعنی مذکورہ اعمال کئے)۔

عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. ❶

ترجمہ: وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی ہی پر مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔

تو یہ تین ایسے عظیم الشان اعمال ہیں کہ انسان کے گناہ ایسے معاف ہوجاتے ہیں کہ جیسے اُسے اُس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔

۵......اشراق کی نماز پڑھنا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

❶ سنن الترمذی: أبواب تفسير القرآن، باب: ومن سورة ص، رقم الحديث: ۳۲۳۴

ساتھ غزوہ تبوک میں گئے، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ باتیں کررہے تھے، پس آپ نے فرمایا:

مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ فَكَانَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. ❶

ترجمہ: جس کے سامنے آفتاب آجائے (مراد اشراق کا وقت ہے) پھر وہ کھڑا ہوا پس وضو کیا اور بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہوکر اُس نے دو رکعت نفل پڑھیں تو اُس کی خطائیں معاف کردی جائیں گی اور ایسا ہو جائے گا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔

۶...... حضرت سلیمان علیہ السلام کا مسجد اقصیٰ میں نماز کے لئے آنے والے کے لئے دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ...... سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ، وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ، وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. ❷

ترجمہ: حضرت سلیمان بن داؤد نے بیت المقدس کو جس وقت تعمیر فرمایا تو اللہ تعالیٰ

❶ مسند أحمد: مسند عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۲۷۴، رقم الحديث: ۱۲۱

❷ سنن النسائي: كتاب المساجد، باب مسجد الأقصى والصلاة فيه، رقم الحديث: ۶۹۳

سے دعا مانگی۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جیسی حکومت عطا فرما دے کہ ہوا، پانی اور جانوران کے ماتحت ہوں، اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی، اور ایک یہ کہ جس وقت مسجد تعمیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگئی تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اے اللہ! جو شخص اس مسجد میں نماز ہی کے واسطے آئے تو اس کو گناہ سے اس طرح پاک فرمادے جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت پاک صاف تھا۔

تو بہرحال یہ وہ اعمال ہیں کہ ان کے اختیار کرنے سے گناہ اِس طرح معاف ہوجاتے ہیں کہ جیسے ابھی اُس کی ماں اُسے جنا ہے، اس لئے ان اعمال کا خوب اہتمام کریں۔

رحمتِ الٰہی کی وسعت واقعات کی روشنی میں

چالیس سال تک اللہ کی نافرمانی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں قحط واقع ہوا، لوگوں نے جمع ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ یا نبی اللہ اپنے پروردگار سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسا دے، آپ ان کے ہمراہ جنگل کو چلے، وہ ستّر ہزار آدمی تھے بلکہ زیادہ، آپ نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہم پر بارش نازل فرما اور ہم پر اپنی رحمت پھیلا دے، اور دودھ پینے والے بچوں اور چرنے والے جانوروں اور نمازی بوڑھوں کے طفیل ہم پر رحم فرما، مگر آسمان پہلے سے بھی زیادہ صاف اور آفتاب پہلے سے بھی زیادہ گرم ہوگیا۔ آپ نے اس وقت عرض کی کہ الٰہی اگر میری وجاہت آپ کے سامنے گھٹ گئی ہے تو حضرت نبی امی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے التجا کرتا ہوں جنھیں آخر زمانہ میں آپ مبعوث فرمائیں گے ان کے طفیل ہم پر بارش برسا۔

وحی آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! تمہارا رتبہ میرے نزدیک گھٹا نہیں ہے اور نہ تمہاری وجاہت کم ہوئی ہے لیکن تم میں ایک بندہ ہے جو چالیس برس سے گناہوں کے ساتھ

میرا مقابلہ کررہا ہے، تم لوگوں میں منادی کردو تا کہ وہ شخص تم میں سے نکل جائے، میں نے اسی کے سبب بارش روک رکھی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! میں کمزور بندہ اپنی کمزور آواز سے ان سب کو کیسے مطلع کروں گا حالاں کہ لوگ کم بیش ستّر ہزار ہیں، حکم ہوا تم آواز دو ہم پہنچا دیں گے۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہوکر ندا کی:

یا أیھاالعبد العاصی الذی یبارز اللّٰہ منذ أربعین سنة!اخرج من بین أظھرنا فبک منعنا المطر. فقام العبد العاصی فنظر ذات الیمین وذات الشمال فلم یر أحداخرج فعلم أنه المطلوب فقال فی نفسه:إن أناخرجت من بین ھذاالخلق افتضحت علی رؤوس بنی إسرائیل وإن قعدت معھم منعوا لأجلی فأدخل رأسه فی ثیابه نادما علی فعاله وقال:إلھی وسیدی!عصیتک أربعین سنة وأمھلتنی وقد أتیتک طائعا فاقبلنی. ❶

ترجمہ:اے وہ گناہ گار بندے جو چالیس سال سے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کررہا ہے ہمارے درمیان سے نکل جا کیوں کہ تیری ہی وجہ سے ہم سے بارش روکی گئی ہے، یہ سن کر وہ بندہ گناہ گار کھڑا ہوا اور چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا تو کوئی نکلتا ہوا نظر نہ آیا اس وقت وہ سمجھ گیا کہ میں ہی مطلوب ہوں، اور جی میں سوچنے لگا کہ اگر میں لوگوں میں سے نکلوں گا تو سب کے سامنے میری رسوائی ہوگی۔ اور اگر ان کے ساتھ ٹھہرا رہوں تو میری وجہ سے سب لوگ بارش سے محروم ہوجائیں گے، اس خیال کے آتے ہی اُس نے اُسی وقت اپنے چہرے پر کپڑا ڈالا تا کہ کوئی دیکھ نہ لے اور دعا کی کہ اے اللہ! میں نے چالیس سال تیری نافرمانی کی میرا دن بھی تیری نافرمانی میں گزرا میری رات بھی تیری نافرمانی میں گزری تو نے مجھے مہلت دی اب میں فرماں

❶ کتاب التوابین لابن قدامة،توبة العبد العاصی،ص ۵۵،۵٦

بردار بن کر آیا ہوں مجھے قبول فرمالے۔

ابھی یہ دعا پوری بھی نہ کرنے پایا تھا کہ ایک سفید اَبر کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور اس تیزی سے برسا کہ گویا مشک کے دہانے کھل گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی ابھی تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں نکلا پھر کیسے آپ نے ہم پر بارش نازل فرمائی؟ ارشاد ہوا اے موسیٰ! جس کی وجہ سے بارش روکی تھی اب اس کی وجہ سے برسا رہا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے الٰہی! اس بندہ کو مجھے دکھا دے، فرمایا: اے موسیٰ! میں نے نافرمانی کے زمانہ میں اُسے رسوا نہ کیا اب فرماں برداری کے وقت اسے کیونکر رسوا کروں گا۔

پیاسے کتے کو پانی پلانے کے سبب فاسقہ عورت کی مغفرت ہوگئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ. ❶

ترجمہ: ایک بدکار عورت کی مغفرت کر دی گئی اس کا سبب یہ ہوا کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گزری جو شدت پیاس کے سبب زبان نکالے کنوئیں کے کنارے پر کھڑا تھا، قریب تھا کہ اسے پیاس مار ڈالتی، اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اسے دوپٹہ سے باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا اور کتے کو پلا دیا، بس اس عمل کی بدولت اس کی مغفرت ہوگئی۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب فی شرب أحدکم فلیغمسه......الخ، رقم الحدیث: ۳۳۲۱

ہم نجات پا گئے

عقبہ بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خُلَید بن سعید رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور ان کی وفات ہو چکی تھی۔ میں نے خواب میں ان سے پوچھا، تمہارا کیا انجام ہوا؟ انہوں نے کہا ہمیں نجات کی کوئی امید نہیں تھی (اپنے گناہوں کی وجہ سے لیکن فضلِ الٰہی کے سبب) ہم نجات پا گئے۔ ❶

رحمتِ باری تعالیٰ کے سبب سب کی مغفرت ہو گئی

منصور بن عمار رحمہ اللہ کے بیٹے سلیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کو اپنے بہت قریب بلا لیا اور فرمایا: اے شیخ سوء! تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخش دیا؟ میں نے عرض کیا: نہیں اے خدا مجھے معلوم نہیں کہ مجھ کو کیوں بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انک جلست للناس یوما مجلسا فبکتیهم فبکی فیه عبد من عبادی لم یبک من خشیتی قط فغفرت له ووهبت أهل المجلس کلهم له ووهبتک فیمن وهبت له. ❷

ترجمہ: تو نے ایک مجلس منعقد کی اور تو نے اپنے وعظ سے لوگوں کو رُلایا یہاں تک کہ ایک بندہ ایسا بھی تھا جو میرے خوف سے کبھی بھی نہیں رویا تھا، وہ بھی تیری بات سن کر رویا۔ چنانچہ میں نے اس شخص کو بھی بخش دیا اور تمام مجلس اس کے حوالے کر دی کہ ان کو بخشوائے اور وہ تمام لوگ تیرے لئے بھی ہبہ کر دیے گئے کہ تو اپنے ساتھ بخشوائے۔

❶ المنامات لابن أبی الدنیا: ص ۴۹

❷ صفة الصفوة: ترجمة: منصور بن عمار بن کثیر، ج ۱ ص ۴۶۴/اتحاف السادة المتقین: ج ۲ ص ۴۱۸

جنازے میں شرکت کرنے والوں کے لیے مغفرت کا اعلان

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک گناہ گار شخص جس سے لوگوں نے بے زار ہو کر اس کو اپنے شہر سے نکال دیا، وہ ایک ویرانے میں رہنے لگا تھا اور جب اس کی موت کا وقت ہوا اور وہ انتقال کر گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ ہمارے ایک ولی کی فلاں جگہ وفات ہوگئی ہے، آپ اس کو غسل وکفن دے کر نماز جنازہ پڑھیں، اور لوگوں کو بتادیں کہ جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ لوگ اگر اس کے جنازے میں شریک ہوں تو میں ان کی بھی مغفرت کر دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں اعلان کر دیا اور کثیر تعداد میں لوگ جمع ہوگئے اور جب لوگوں نے اس کی لاش کو دیکھا تو اس کو پہچان لیا اور کہا کہ حضرت! یہ تو بڑا گناہ گار شخص تھا، اور ہم نے تنگ آ کر اس کو گاؤں سے نکال دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا اور اللہ سے سوال کیا کہ اے اللہ! یہ کیا ماجرا ہے؟ تو وحی آئی کہ اے موسیٰ! یہ بات تو سچ ہے کہ یہ گناہ گار تھا، مگر جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی رشتہ دار یا دوست نظر نہیں آیا، اور خود کو تنہا واکیلا محسوس کیا اور آسمان کی جانب نظر اُٹھائی اور کہنے لگا کہ:

يَا إِلٰهِيْ!عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِکَ غَرِيْبٌ فِيْ بِلَادِکَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ عَذَابِيْ يَزِيْدُ فِيْ مُلْكِکَ وَعَفْوَکَ عَنِّيْ يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِکَ لَمَا سَأَلْتُکَ الْمَغْفِرَةَ وَلَيْسَ لِيْ مَلْجَأٌ وَلَا رَجَاءٌ إِلَّا أَنْتَ وَقَدْ سَمِعْتُ فِيْمَا أَنْزَلْتَ أَنَّکَ قُلْتَ: إِنِّيْ أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ، فَلَا تُخَيِّبْ رَجَائِيْ. (1)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ اور تیری بستیوں

(1) کتا ب التوابين لابن قدامة: توبة شاب مسرف على نفسه: ص ٥٦

سے نکالا ہوا غریب الوطن ہوں، اگر میں جانتا کہ مجھے عذاب دینے سے آپ کی حکومت میں کوئی زیادتی ہوتی ہے یا مجھے معاف کردینے سے آپ کی حکومت میں کمی ہوتی ہے تو میں آپ سے مغفرت کا سوال نہ کرتا، میری پناہ اور امید کا مرکز سوائے آپ کی ذات کے کوئی نہیں، میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے اپنے کلام میں یہ نازل کیا ہے کہ میں ہی غفور الرحیم ہوں، پس میری امید میں مجھے ناکام نہ فرما۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! کیا میرے لیے یہ اچھی بات تھی کہ میں اس غریب الوطن کو رد کردیتا؟ جب کہ وہ مجھ سے التجا کررہا ہے اور میرے سامنے گڑگڑا رہا ہے؟

مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اگر وہ دنیا کے تمام گناہ گاروں کے متعلق مغفرت کا سوال کرتا تو میں اس کے طفیل ان تمام کے گناہ گاروں کو بھی معاف کردیتا۔

تکلیف دینے والی ٹہنی ہٹا دینے کے سبب مغفرت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَرَّ رَجُلٌ مُسْلِمٌ بِشَوْكٍ فِي الطَّرِيقِ،فَقَالَ لَأُمِيطَنَّ هَذَا الشَّوْكَ،لا يَضُرُّ رَجُلًا مُسْلِمًا،فَغُفِرَ لَهُ. ❶

ترجمہ: ایک شخص گزر رہا تھا کہ راستے میں اس کی نظر ایک درخت کی ٹہنی پر پڑی، اس نے کہا کہ میں مسلمانوں کے راستے سے اس ٹہنی کو ضرور ہٹا دوں گا تا کہ کسی مسلمان کو گزرتے ہوئے تکلیف نہ ہو، بس اس عمل کے سبب اس کی مغفرت ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ گناہ دیکھتے ہیں مگر غضب ناک نہیں ہوتے

بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا، اس کے پاس کسی عابد کا تذکرہ ہوا، بادشاہ نے اسے بلاوا بھیجا اور منت سماجت کر کے اسے اپنے پاس رکھنے کی کوشش کی، عابد نے

❶ الأدب المفرد: باب إماطة الأذى، ج ۱ ص ۱۲۰، رقم الحديث: ۲۲۹

کہا: بادشاہ سلامت بات تو بہت اچھی ہے مگر یہ بتلایئے کہ اگر آپ کسی دن مجھے اپنی باندی کے ساتھ خوش طبعی کرتے ہوئے اپنے حرم سرا میں دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ بادشاہ غضب ناک ہوکر بولا: او بدکار! تو میرے گھر میں ایسی جرأت کرے گا، عابد کہنے لگا:

إِنَّ لِي رَبًّا كَرِيمًا، لَوْ رَأَى مِنِّي سَبْعِينَ ذَنْبًا فِي الْيَوْمِ مَا غَضِبَ عَلَيَّ، وَلَا طَرَدَنِي عَنْ بَابِهِ، وَلَا أَحْرَمَنِي رِزْقَهُ، فَكَيْفَ أُفَارِقُ بَابَهُ وَأَلْزَمُ بَابَ مَنْ يَغْضَبُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُغْضِبَهُ؟ فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَنِي فِي الْمَعْصِيَةِ. ❶

ترجمہ: میرا رب کتنا کریم ہے کہ دن میں ستر گناہ بھی دیکھے تو مجھ پر غضب ناک نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنے دروازہ سے دھکیلتا ہے اور نہ ہی مجھے اپنے رزق سے محروم کرتا ہے، تو میں اس کا دروازہ کیسے چھوڑوں اور ایسے شخص کے دروازہ پر آپڑوں جو نافرمانی کرنے سے پہلے ہی غضب ناک ہو رہا ہے، اگر جرم کرتے ہوئے دیکھ لے تو نا معلوم کیا کرے؟

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چل دیا۔

اے اللہ اپنی رحمت کا نظارہ کرا دے

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سمندر میں تھے کہ ہوا چل پڑی اور کشتیاں ڈوبنے لگیں اور لوگ رونے لگے، تو ان میں سے ایک شخص کو بتایا گیا کہ یہ ابراہیم بن ادہم ہیں، آپ ان سے دُعا کی درخواست کریں یہ مستجاب الدعوات ہیں، اور وہ شخص کشتی کی ایک جانب میں اپنا سر لپیٹے کھڑا تھا، اس نے آپ کے نزدیک آ کر کہا، اے ابو اسحاق! کیا آپ لوگوں کی کیفیت نہیں دیکھتے؟ آپ نے سر اُٹھا کر فرمایا، اے اللہ! تو نے ہمیں اپنے قدرت کا نظارہ کرا دیا ہے، اب ہمیں اپنی رحمت کا نظارہ بھی دکھا، پس

❶ تنبيه الغافلين: باب التوبة، ص ۱۰۸، الرقم: ۱۱۷

کشتیاں پرسکون ہوگئیں۔ ❶

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے سبب ہر عیب پر پردہ ڈال دیا

عبدالعزیز بن سلیمان عابد کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ جسم پر سبز کپڑے ہیں اور سر پر موتیوں کا تاج ہے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ موت کیسی رہی اور کیا دیکھا؟ فرمایا:

أَمَّا الْمَوْتُ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ شِدَّةِ كَرْبِهِ وَغَمِّهِ إِلَّا أَنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ وَارَتْ عَنَّا كُلَّ عَيْبٍ وَمَاتَلَقَّانَا إِلَّا بِفَضْلِهِ. ❷

ترجمہ: موت کی شدت و بے قراری نہ پوچھو، مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہر عیب پر پردہ ڈال دیا ہے اور اپنے فضل ہی سے ہماری خاطر مدارت کی۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اطاعت میں تلاش کریں

امام ابو یعقوب قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک گندم گوں اور طویل القامہ شخص دیکھا، جس کے پیچھے بہت سے لوگ تھے، پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ ہیں۔ آخر میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا اور درخواست کی کہ کچھ وصیت فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ نے مجھے غور سے دیکھا، میں نے کہا: میں ہدایت کا متلاشی ہوں، میری رہنمائی فرمایئے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آخر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اِتَّبِعْ رَحْمَةَ رَبِّكَ عِنْدَ مَحَبَّتِهِ وَاحْذَرْ نِقْمَتَهُ عِنْدَ مَعْصِيَتِهِ وَلَا تَقْطَعْ رَجَاءَكَ مِنْهُ فِي خِلَالِ ذَلِكَ ثُمَّ وَلَّى وَتَرَكَنِي. ❸

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی محبت کے پاس ڈھونڈو اور گناہوں کے پاس اس کا

❶ وفيات الأعيان، ترجمة: ابراهيم بن أدهم، ج ١ ص ٣٢

❷ كتاب الروح: المسالة الثالثة، ص ٢٤

❸ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج٤ ص ٥١٠

عذاب ہے، اس سے بچو اور اس کے درمیان اپنی امیدیں اُس سے نہ کاٹو، پھر آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

ایک بلی پر رحم وشفقت کے سبب مغفرت

مشہور زمانہ بزرگ حضرت شبلی رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے بعد ان کے ایک مرید نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قریب کھڑا کر کے فرمایا اے شبلی! کیا تجھے معلوم ہے کہ میں نے کس عمل کی برکت سے تجھے بخش دیا؟

میں نے عرض کیا اے اللہ آپ نے کسی نیک عمل کی برکت سے مجھے بخش دیا ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اخلاص فی العبادات کی وجہ سے، فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ نیک لوگوں کی زیارت اور طلب علم کے لیے دور دراز سفر کرنے کی وجہ سے، فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا کہ میں تو انہی اعمال خیر کو نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں اور انہی کے وسیلہ سے آپ کے عفو وکرم کو حاصل کرنے کا حسن ظن کیے بیٹھا ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے یہ سب نیک اعمال ہیں مگر تیری مغفرت ان اعمال کی وجہ سے نہیں ہوئی، میں نے عرض کیا اے اللہ! پھر کس عمل کے طفیل میری بخشش ہوئی؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے یاد ہے تو ایک مرتبہ بغداد کی ایک گلی میں جا رہا تھا، راستہ میں ایک بلی پر تیری نظر پڑی جو سخت سردی کی وجہ سے حرکت کرنے سے عاجز تھی اور برف باری اور سردی کی شدت کی وجہ سے وہ دیوار سے چمٹ رہی تھی، تو نے اس پر ترس کھا کر اس کو اپنی پوستین میں چھپا لیا تا کہ وہ کچھ حرارت اور گرمی حاصل کر لے۔

میں نے عرض کیا کہ ہاں اے میرے رب! مجھے یہ واقعہ یاد آ گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ بس اس بلی پر رحم وشفقت کر نیکی وجہ سے میں نے تجھ پر رحم کیا اور تجھے بخش دیا۔ ❶

قاضی یحییٰ بن اکثم رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

قاضی یحییٰ اکثم رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد کسی آدمی نے انہیں خواب میں دیکھا۔ پس اس نے قاضی صاحب سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ قاضی صاحب نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ سے میرے رب نے پوچھا کہ اے یحییٰ! تو نے دنیا میں اپنے نفس کو کن کاموں میں مشغول رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں تو ایک حدیث پر بھروسہ کر کے تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں جو میں نے ابومعاویہ ضریر سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اس بات سے شرم محسوس کرتا ہوں کہ کسی بوڑھے مسلمان کو عذاب دوں، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے یحییٰ! میں نے تجھے معاف کردیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ ❷

ایک شخص کا جنت میں سونے کی دو پنڈلیوں کے ساتھ گھومنا

حضرت عبداللہ بن کردوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے مجھ سے اپنا خواب بیان کیا کہ میں نے ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا کہ اس کی پنڈلیاں سونے کی ہیں، میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ جواب دیا: **غَفَرَ لِی وَأَدْخَلَنِی الْجَنَّةَ وَأَبْدَلَنِی بَدَلَ سَاقَیَّ سَاقَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ أَسْرَحُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْتُ قُلْتُ: بِمَاذَا؟ قَالَ: بِعَزْلِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِیقِ.** ❸

---

❶ حیاة الحیوان: الهر، ج ۲ ص ۵۲۲

❷ وفیات الأعیان: ترجمة: یحیی بن أکثم، ج ٦ ص ١٦٣ / حیاة الحیوان: ج ۲ ص ۵

❸ حلیة الأولیاء، ترجمة: ابن سیرین، ج ۲ ص ۲۷۳

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی، مجھے جنت میں داخل کیا اور مجھے گوشت پوست کی پنڈلیوں کے بجائے سونے کی دو پنڈلیاں عطا فرمائیں، جن سے میں جنت میں جہاں چاہتا ہوں چلتا پھرتا ہوں۔ میں نے پوچھا تجھے یہ انعام کس چیز کے بدلے میں ملا؟ کہا: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کے سبب۔

ایک نیکی کی بدولت اللہ نے مغفرت کر دی

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا ہے:

قیامت والے دن اللہ تعالی فرمائیں گے کہ فلاں شخص کو لیکر آؤ، اس کا مقدمہ پیش کرو، چنانچہ فرشتے اس شخص کے پاس جائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ آپ کی پیشی ہے، وہ کہے گا کہ میں تو اپنا انجام جانتا ہوں، میں نے تو ساری عمر میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا، میرے تو مقدمے میں ہی جان نہیں ہے، جب وہ بندہ اللہ کے دربار میں پیش ہوگا تو (اللہ تعالی پر قربان جائیں وہ رحیم وکریم ذات باوجود بندے کے کثرت گناہوں کے اس پر کتنا مہربان ہے) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے فلاں ابن فلاں! ہم نے تمہیں تمھاری ایک نیکی کی بدولت بخش دیا۔

یہ حکم سن کو وہ گناہ گار بڑا حیران ہوگا، کہے گا: اے اللہ! میں تو بڑا گناہ گار ہوں میں تو بخشش کے قابل بھی نہیں ہوں، مجھے وہ نیکی بتلا دیجیے جسکی بدولت یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گئے: تجھے وہ رات یاد نہیں ہے کہ آدھی رات کو تمھاری آنکھ کھلی اور تو نے کروٹ بدلتے ہوئے ''اللہ'' کہا تھا اور اس رات تم نے جس اخلاص سے اللہ کہا تھا وہ ہمیں اتنا پسند آیا کہ اس کی برکت سے ہم نے تمہیں بخش دیا۔ ❶

اللہ رب العزت کے ساتھ حُسن ظن پر مغفرت

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک سرکش وظالم نوجوان تھا، اس کی ماں منہ

❶ التفسير الكبير: سورة الفاتحة، الباب الخامس، الصل الرابع، ج ١ ص ٢٠٤

کے بل اس پر جا گری اور وہ کہہ رہی تھی، اے بیٹا! میں تجھے تیری موت سے ڈرایا کرتی تھی اور اسی دن سے ڈرایا کرتی تھی اور تجھے کہتی تھی کہ تیرا بھی ایک دن آنے والا ہے، اپنے اس دن کو یاد کر، اس نے کہا:

يَا أُمَّاهُ،إِنَّ لِي رَبًّا كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ،وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لا يُعْدِمَنِي الْيَوْمَ بَعْضَ مَعْرُوفِ رَبِّي،أَنْ يَغْفِرَ لِي. ❶

ترجمہ: اے میری ماں! بے شک میرا رب کثیر اچھائی والا ہے، میں اس سے امید کرتا ہوں کہ میرے رب کی بعض خوبیاں مجھے نظر انداز نہ کریں گی لہذا وہ مجھے بخش دے گا۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ نے اس کے اپنے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی۔

اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کے سبب نوجوان کی مغفرت

ابو غالب کہتے ہیں کہ تجارت کی وجہ سے میرا شام کے ملک میں آنا جانا رہتا تھا، اور وہاں جانے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ میں حضرت ابوامامہ کی وجہ سے جاتا تھا وہ ایک بڑا دانا عالم تھا جو کہ سب لوگوں سے بہتر تھے، میں اس کے پاس جا کر ٹھہرتا تھا، ہمارے ساتھ ان کا بھتیجا تھا جو کہ ان کے حکم کے خلاف چلتا تھا، وہ اس کو روکتے تھے اور مارتے تھے اور ان کی اطاعت نہیں کرتا تھا، چنانچہ وہ نوجوان بیمار ہو گیا، اس نے چچا کے پاس وصیت کرنے کے لئے بندہ بھیجا، انہوں نے اس کی وصیت سننے سے انکار کر دیا، میں ان کو ساتھ لے کر پہنچا تو انہوں نے اسے گالیاں دیں اور کہا: اے اللہ کے دشمن! خبیث! کیا تم نے ایسے ایسے نہیں کیا؟ اس نے کہا: کیا ہوا؟ چچا! آپ گھبرائے ہوئے ہیں؟ اس نوجوان نے کہا کہ ”**أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ دَفَعَنِي إِلَى وَالِدَتِي مَا كَانَتْ**

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: زهد محمد بن سيرين رحمه اللّٰه، ج ۱ ص ۲۴۹، الرقم: ۱۷۸۴

صَانِعَةً بِی؟ کیا خیال ہے آپ کا اگر اللہ تعالی مجھے میری ماں کے حوالے کر دے تو وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ کہا کہ وہ تو تجھے جنت میں ڈال دے گی۔اس نے کہا:''فَوَاللَّهِ لَلَّهُ أَرُحَمُ بِی مِنُ وَالِدَتِیُ'' اللہ کی قسم! اللہ تعالی میرے ساتھ میری ماں سے زیادہ مہربان ہے۔

یہ کہتے ہی اس کی روح پرواز کرگئی،عبدالملک بن مروان اٹھے اور اپنے چچا کے ساتھ گنبد کے نیچے اس کی قبر کا نشان کھینچا، انہوں نے اس کی لحد نہیں بنائی تھی،ہم اینٹیں برابر کرہی رہے تھے کہ ایک اینٹ گرگئی جس سے اس کے چچا اچھل پڑے اور پیچھے ہٹ گئے، میں نے کہا کہ کیا ہوا آپ کو؟ بولے:

مَلَأَ اللَّهُ قَبُرَهُ نُورًا،وَفُسِحَ لَهُ مَدَّ الْبَصَرِ. ❶

ترجمہ: اللہ نے اس کی قبر کونور سے بھر دیا ہے اور تا حد نگاہ اس کو کشادہ کر دیا ہے۔

اللہ کے نام کی برکت کے سبب مغفرت ہوگئی

ایک نوجوان سرکش تھا،اس کو موت آن پہنچی، اس کی ماں نے کہا: بیٹا! کوئی وصیت کرے گا؟ اس نے کہا کہ:''نَعَمُ خَاتَمِی،لَا تَلُبَسَنِّیهِ،فَإِنَّ فِیهِ ذِكُرُ اللَّهِ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنُ يَرُحَمَنِی'' جی ہاں! میری انگوٹھی اسکو مت اتارنا کیونکہ اس میں اللہ کا ذکر ہے شاید اللہ مجھ پر رحم کردے۔وہ مرگیا خواب میں دیکھا گیا کہ اس نے کہا:''أَخُبِرُوا أُمِّی أَنَّ الْكَلِمَةَ قَدُ نَفَعَتُنِی،وَأَنَّ اللَّهَ قَدُ غَفَرَ لِی'' میری امی کو بتادو کہ میرے اسی کلمے نے مجھے نفع دیا ہے اور اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔❷

رب العالمین کی وسعتِ رحمت کے سبب ایک نوجوان کی حیرت انگیز کرامت

یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں جب میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے مانوس ہوگیا تو میں

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۲۴، الرقم: ۶۷۱۳

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۲۶، الرقم: ۶۷۱۵

نے کہا اے شیخ! آپ کی توبہ کی ابتدا کیسے ہوئی ؟ انہوں نے کہا میں لہولعب میں رہنے والا جوان تھا پھر میں نے ان سے توبہ کر کے اسے چھوڑ دیا، میں حج کے ارادے سے بیت اللہ کی طرف نکلا، میرے پاس کچھ سامان تھا، میں مصر کے تاجروں کیساتھ کشتی میں سوار ہوگیا اور ہمارے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان بھی سوار ہوگیا، اس کا چہرہ چمک رہا تھا، جب ہم سمندر کے درمیان میں پہنچے تو کشتی والے کا ایک تھیلا گم ہوگیا جس میں مال تھا، اس نے کشتی روکنے کا حکم دیا، اس نے تمام کشتی سواروں کی تلاشی لی اور انہیں پریشان کر دیا:

فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الشَّابِّ لِيُفَتِّشُوهُ وَثَبَ وَثْبَةً مِنَ الْمَرْكَبِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى أَمْوَاجِ الْبَحْرِ وَقَامَ لَهُ الْمَوْجُ عَلَى مِثَالِ سَرِيرٍ وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَرْكَبِ وَقَالَ: يَامَوْلَایَ! إِنَّ هَؤُلَاءِ اتَّهَمُونِي وَإِنِّي أُقْسِمُ يَاحَبِيبَ قَلْبِي أَنْ تَأْمُرَ كُلَّ دَابَّةٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ أَنْ تُخْرِجَ رَأْسَهَا وَفِي أَفْوَاهِهَا جَوْهَرٌ قَالَ ذُوالنُّونِ: فَمَاتَمَّ كَلَامُهُ حَتَّى رَأَيْنَا دَوَابَّ الْبَحْرِ أَمَامَ الْمَرْكَبِ قَدْ أَخْرَجَتْ رُؤُوسَهَا وَفِي فَمِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا جَوْهَرَةٌ تَتَلَأْلَأُ وَتَلْمَعُ ثُمَّ وَثَبَ الشَّابُّ مِنَ الْمَوْجِ إِلَى الْبَحْرِ وَجَعَلَ يَتَبَخْتَرُ عَلَى مَتْنِ الْمَاءِ وَيَقُولُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ حَتَّى غَابَ عَنْ بَصَرِي. فَهَذَا الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى السِّيَاحَةِ. ❶

ترجمہ: جب وہ اس جوان کی تلاشی لینے کے لئے اس کے پاس پہنچا وہ جوان کشتی سے کود کر سمندر کی موج پر بیٹھ گیا، موج اس کے لئے تختے کی طرح ہوگئی اور ہم اسے کشتی سے دیکھ رہے تھے اور اس نے کہا اے میرے مولا! ان لوگوں نے مجھ پر تہمت لگائی، اے میرے

❶ التوابين لابن قدامة: ذكرسبب توبة جماعة من الأقوامة رحمة الله عليهم، توبة ذى النون المصرى، ص ١٣٥

جگری دوست میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ تو اس جگہ تمام جانوروں کو حکم دے کہ وہ اپنے منہ میں جواہر لے کر باہر نکلیں۔ ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی ہم نے کشتی کے آگے سمندر کے جانوروں کو دیکھا جنہوں نے اپنے سر نکالے ہوئے تھے جن کے منہ میں جوہر چمک رہے تھے پھر وہ جوان موج سے سمندر کی طرف کود پڑا اور پانی کی پیٹھ پر ٹہلتے ہوئے جا رہا تھا، اور یہ کہہ رہا تھا: ﴿ایَّاکَ نَعۡبُدُ وَایَّاکَ نَسۡتَعِیۡنَ﴾ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ میری آنکھوں سے غائب ہو گیا، اس چیز نے مجھے سیاحت کیلئے زمین پر چلتے رہنے پر ابھارا۔

کتابوں کے ادب واحترام کے سبب ابن شاذ کوفی رحمہ اللہ کی مغفرت

اسماعیل بن الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن الشاذ کوفی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی، میں نے مغفرت کا سبب پوچھا تو فرمایا:

كُنْتُ فِيْ طَرِيْقِ أَصْبَهَانَ، فَأَخَذَنِيَ الْمَطَرُ وَمَعِيَ كُتُبٌ، وَلَمْ أَكُنْ تَحْتَ سَقْفٍ، فَانْكَبَبْتُ عَلَى كُتُبِيْ حَتَّى أَصْبَحْتُ، فَغَفَرَلِيْ بِذَلِكَ. ❶

ترجمہ: میں ایک دن اصبہان کے راستہ میں چلا جا رہا تھا کہ بارش شروع ہو گئی، میرے پاس کتابیں تھیں میں کسی چھت کے نیچے بھی نہیں کھڑا تھا، میں اپنی کتابوں پر جھک گیا (تاکہ وہ بھیگنے سے محفوظ رہیں) یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پس اللہ تعالیٰ نے اس بات پر میری مغفرت فرمادی۔

امام سیبویہ رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

علامہ سمین حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۶ھ) فرماتے ہیں:

---

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو أيوب سليمان بن داود الشاذ كوفي، ج ١٠ رقم الترجمة: ١٥١

يُحْكَى أَنَّ سِيبَوِيهِ رُئِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟فَقَالَ: خَيْراً كَثِيْراً، لِجَعْلِي اِسْمَهُ أَعْرَفُ الْمَعَارِفِ. ❶

ترجمہ: امام سیبویہ رحمہ اللہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو امام سیبویہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالی نے میرے ساتھ بہت عمدہ معاملہ کیا، اس وجہ سے کہ میں نے لفظ ''اللہ'' کو اعرف المعارف قرار دیا۔

حشرات الارض کا اللہ کی حمد وثنا کرنا

حضرت داؤد علیہ السلام ایک مرتبہ اپنی عبادت کرنے والی جگہ میں تشریف فرما تھے اور زبور پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران آپ کی نظر قریب ہی موجود تھوڑی سی مٹی پر پڑی، جس پر ایک سرخ رنگ کا کیڑا رینگ رہا تھا۔ آپ سوچنے لگے کہ اس کی پیدائش کا کیا مقصد ہے؟ اللہ عزوجل نے اسی وقت کیڑے کو گویائی عطا فرمادی اور وہ کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالی نے خود میرے دل میں یہ بات القاء کردی ہے کہ میں ہر روز ایک ہزار بار یوں کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

ترجمہ: اللہ پاک ہے، تمام تعریفات اسی کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

اور وہ کیڑا گویا ہوا کہ آپ بھی بتائیے کہ آپ کن تسبیحات کا ورد کرتے ہیں، تا کہ میں بھی وہ پڑھ سکوں۔ حضرت داؤد علیہ السلام یہ سن کہ کہنے لگے کہ میں نے اللہ کے دربار میں رجوع کیا اور میرا بھروسہ تو فقط اللہ ہی پر ہے۔ ❷

---

❶ الدر المصون فی علوم الکتاب المکنون: سورۃ الفاتحۃ، ج ۱ ص ۷۶

❷ مکاشفۃ القلوب مترجم: ص ۲۱، ۲۲

مشہور شاعر فرزدق کی مغفرت کا سبب

فرزدق ایک شاعر گزرا ہے، اسکی بیوی کی وفات ہوئی تو فرزدق بیوی کی جنازے میں شریک تھے، حسن بصری رحمہ اللہ بھی آئے ہوئے ہیں، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: فرزدق لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرزدق کہنے لگا کہ لوگ آج یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا سب سے بدترین انسان آیا ہوا ہے اور میری طرف اشارے کر رہے ہیں، اور لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا بہترین انسان آیا ہوا ہے اور آپ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، تو حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: تو پھر آج کے دن کے لئے تو نے کیا سامان تیار کر رکھا ہے؟ اس نے کہا: ''شَهَادَةُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً'' اسی سال سے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

جب حسن بصری رحمہ اللہ نے جنازہ پڑھایا تو سب لوگ دفن کرنے کیلئے آئے، اس موقع پر فرزدق نے یہ اشعار کہے:

أَخَافُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِنْ لَمْ يُعَافِنِيْ　　أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ الْتِهَابًا وَأَضْيَقَا

إِذَا جَاءَ نِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدٌ　　عَنِيْتٌ وَسَوَّاقٌ يَقُوْدُ الْفَرَزْدَقَا

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ مِنْ مَشْيٍ　　إِلَى النَّارِ مَغْلُوْلُ الْقِلَادَةِ أَزْرَقَا

يُسَاقُ إِلَى ذِلِّ الْجَحِيْمِ مُسَرْبَلًا　　سَرَابِيْلَ قَطْرَانَ لِبَاسًا مُحَرِّقَا

إِذَا شَرِبُوْا فِيْهَا الصَّدِيْدَ رَأَيْتُهُمْ　　يَذُوْبُوْنَ مِنْ حَرِّ الصَّدِيْدِ تَمَزُّقَا.

ترجمہ: اے اللہ! اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے، قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزاج کھینچنے والا اور ہانکنے والا فرزدق کو لے چلے گا، اولادِ آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف

گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیاہ ہو کر جائے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا، اسے جہنم کی ذلت کی طرف لے جایا جائے گا، جلتے ہوئے لباس میں تارکول کا لباس پہنا جائے گا، جب یہ لوگ اس میں پیپ پی لیں گے تو تم دیکھو گے کہ پیپ کی گرمی سے جسم پگھلتے پھٹتے ہونگے۔

ان اشعار کے کہنے کے بعد حسن بصری رحمہ اللہ روئے اور فرزدق کو گلے لگایا اور کہا:

لَقَدْ كُنْتَ مِنْ أَبْغَضِ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ.

ترجمہ: میرے ہاں پہلے آپ لوگوں میں سے سب سے بدترین آدمی تھے اور آج سب لوگوں سے محبوب آدمی ہو۔

بہر حال جب فرزدق کا انتقال ہوا تو اسکے بیٹے بطلہ بن فرزدق نے خواب میں انکو دیکھا، تو اس سے پوچھا: اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ تو فرزدق نے کہا:

نَفَعَتْنِي الْكَلِمَةُ الَّتِي خَاطَبْتُ بِهَا الْحَسَنَ. ❶

ترجمہ: مجھے اس کلمے نے نفع دیا جو میں نے حسن رحمہ اللہ سے کہا تھا۔

اس واقعہ سے اندازہ لگائیں کہ فرزدق کے اخلاص بھرے کلمات اور کلمہ شہادت اس کی مغفرت کا سبب بن گیا، اللہ تعالی کی رحمت کتنی وسیع ہے کہ لوگ جسے بدترین انسان سمجھتے تھے، رب العالمین نے ایک کلمہ کی بدولت مغفرت فرمادی۔

جنازے میں شرکت کرنے والوں کی مغفرت

امام قشیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک کفن چور تھا، چنانچہ ایک عورت کا انتقال ہوا، جب اس کو کفنا کر لوگ قبر تک لے گئے، تو کفن چور نے بھی شرکت کی، اس کی شرکت کی وجہ یہ تھی کہ قبر کی شناخت کر کے رات میں قبر کھود کر کفن چرانے میں آسانی ہو، جب لوگ

❶ تاریخ مدينة دمشق: ترجمة: همام بن غالب، ج ۷۴ ص ۶۳، ۶۴، رقم الترجمة: ۱۰۰۷۳

دفن کر کے واپس آ گئے اور رات ہوئی، تو کفن چور نے قبر کو کھودا، جب لاش نظر آئی تو اچانک عورت بول پڑی:

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَجُلٌ مَغْفُوْرٌ لَهُ يَأْخُذُ كَفَنَ اِمْرَأَةٍ مَغْفُوْرَةٌ. قَالَ: هَبِيْ أَنَّكِ مَغْفُوْرٌ لَكِ فَأَنَامِنْ أَيْنَ؟ فَقَالَتْ: إِنَّ اللّٰه تَعَالَى غَفَرَ لِيْ وَلِجَمِيْعِ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَأَنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ عَلَيَّ فَتَرَكْتُهَاوَرَدَدْتُّ التُّرَابَ عَلَيْهَا. ❶

ترجمہ: سبحان اللہ، ایک بخشا ہوا شخص بخشی ہوئی عورت کا کفن چرا رہا ہے، کفن چور چونک پڑا، اور کہنے لگا اے عورت! یہ تسلیم ہے کہ تیری مغفرت ہوئی ہے لیکن میں کیسے مغفور ہو گیا؟ عورت نے کہ اللہ تعالی نے میری مغفرت فرمائی اور ان لوگوں کی بھی مغفرت فرمائی جن لوگوں نے مجھ پر نماز جنازہ ادا کی تھی، تو بھی نماز جنازہ میں شریک تھا، یہ سن کر کفن چور نے ارادہ ترک کر کے مٹی برابر کر دی۔

اور پھر ایسی توبہ کی کہ صالحین کے گروہ میں اس کا شمار ہونے لگا اور لوگوں کی عبرت کے لئے یہ واقعہ خود اس نے اپنی زبان سے لوگوں کو سنایا۔

بیٹے کے بسم اللہ پڑھنے سے عذاب میں مبتلا والد کی بخشش ہو گئی

حضرت عیسی علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اس قبر والے کو سزا دے رہے ہیں، جب وہ واپس لوٹے تو کیا دیکھا کہ رحمت کے فرشتے آئے ہوئے ہیں اور ان کے پاس نور کے طاقچے ہیں، تو انہیں بڑا تعجب ہوا کہ کچھ دیر پہلے عذاب ہو رہا تھا اور اب یہ رحمت کا معاملہ، تو آخر انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسی! یہ شخص گناہ گار تھا اور اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا، اس کی اہلیہ حاملہ تھی ان کے ہاں لڑکے کی پیدائش

❶ الرسالة القشرية: باب الزهد، ج ٢ ص ٥٥٦

ہوئی تو انکی اہلیہ نے اس کی پرورش کی یہاں تک کہ بڑا ہوا تو اسکو تعلیم کیلئے بھیجا، اب جب اس بچے نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھی تو اللہ تعالی فرماتے ہیں:

فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ عَبْدِيْ أَنْ أُعَذِّبَهُ بِنَارِيْ فِيْ بَطْنِ الْأَرْضِ وَوَلَدُهُ يَذْكُرُ اِسْمِيْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ. (1)

ترجمہ: مجھے شرم آئی اس بات پر کہ میں اس کے والد کو زمین کے نیچے سزا دوں جب کہ اس کا بیٹا زمین پر میرا نام لے تو بیٹے کے تسمیہ پڑھنے سے باپ کا عذاب ختم ہوگیا۔

خوفِ خدا کے سبب سب گناہوں کی معافی ہوگئی

ایک جوان ایک عورت کی محبت کا اسیر ہوگیا۔ وہ عورت کسی قافلے کے ہمراہ بیرونِ ملک کے سفر پر روانہ ہونے لگی، جب اس جوان کو پتا چلا تو وہ بھی ہمراہ ہولیا۔ جب اندھیرا چھانے لگا تو قافلے والوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، نوجوان بھی قریب ہی ٹھہر گیا۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا اور تمام لوگ سو گئے تو وہ نوجوان عورت کے پاس آیا اور اسے اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے کہنے لگا کہ میں فقط تیری خاطر یہاں آیا ہوں۔ عورت کہنے لگی پہلے یہ تو دیکھ کہ تمام قافلے والے سو گئے؟ وہ بڑے اشتیاق سے دیکھنے گیا اور آ کر بولا تمام قافلے والے گہری نیند میں پڑے ہیں۔ عورت گویا ہوئی اللہ کی بابت تیرا کیا خیال ہے؟ کیا وہ بھی سویا ہوا ہے؟ جوان بولا: اللہ کو تو اونگھ بھی نہیں آتی۔ عورت گویا ہوئی تو پھر کیا ہوا کہ قافلے والے خوابِ غفلت میں پڑے ہیں، اے جوان! اللہ تو جاگ رہا ہے۔ یہ بات سننی تھی کہ جوان خشیت الٰہی سے کانپنے لگا اور واپس لوٹ آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ جوان وفات پا گیا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا: بتا کیا بنا؟ کہنے لگا: اللہ عزوجل کے خوف سے ایک گناہ چھوڑا

(1) التفسیر الکبیر: الکتاب الثانی، الباب الحادی عشر، ج ۱ ص ۱۵۵

اللہ تعالی نے اسی کے سبب میرے سب گناہوں کو معاف کر دیا۔ ❶

ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا ابن داود کی سلطنت سے بہتر ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ ہوا میں اس طرح اڑتے جاتے تھے کہ پرندے ان پر سایہ فگن تھے، انس وجان دائیں بائیں تھے، اسی حالت میں بنی اسرائیل کے ایک عبادت گزار کے پاس سے گزر ہوا۔ وہ عابد ان کی شان وشوکت دیکھ کر کہنے لگا، اللہ کی قسم اے داود! اللہ نے آپ کو ایک عظیم سلطنت عطا فرمائی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا:

فَقَالَ لَتَسْبِيحَةٌ فِي صَحِيفَةِ مُؤْمِنٍ خَيْرٌ مِمَّا أُعْطِيَ ابْنُ دَاوُدَ، فَمَا أُعْطِيَ لِابْنِ دَاوُدَ يَذْهَبُ وَالتَّسْبِيحَةُ تَبْقَى. ❷

ترجمہ: مؤمن کے اعمال نامے میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا اجر وثواب ابن داود کی اس سلطنت سے بہتر ہے کیوں کہ ابن داود کو جو کچھ ملا ہے وہ آخر کار فنا ہو جائے گا اور سبحان اللہ کا اجر وثواب ہمیشہ باقی رہے گا۔

طلب علم کے سفر کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

زکریا بن عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ مَاصَنَعَ اللّٰهُ بِكَ قَالَ غَفَرَ لِي بِرِحْلَتِي. ❸

ترجمہ: میں نے ابن مبارک رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا، میں نے طلب علم میں جو سفر کیا تھا اس کی وجہ سے

---

❶ مکاشفۃ القلوب مترجم: ص۲۳،۲۴

❷ الزهد لإبن أبي الدنيا: ص ۳۸، الرقم: ۴۵

❸ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة، عبد الله بن مبارك بن واضح أبو عبد الرحمن الحنظي، ج ۳۲ ص ۴۸۴، رقم الترجمة: ۳۵۵۵

بخش دیا گیا۔

رحمتِ الٰہی کے سبب ایک ظالم شخص کی جان بچ گئی

حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں ایک ظالم بادشاہ تھا،لوگوں نے حضرت داؤد علیہ السلام سے اس کے متعلق درخواست کی کہ اے اللہ کے نبی!اس ظالم نے قتل کیا ہے،آپ ہمارا انصاف فرما دیجئے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ثبوت جرم پر اس ظالم کے لئے سولی کی سزا تجویز فرمائی اور رات کے وقت ایک پہاڑ پر اس کو سولی کے مقام پر چھوڑ دیا گیا اور سب لوگ اس کو تنہا چھوڑ کر واپس چلے آئے۔

چنانچہ اس ظالم نے اس حالت میں اپنے تمام معبودان باطلہ سے گریہ وزاری کے ساتھ مدد چاہی مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی اس کی پرواہ نہ کی۔سورج اور چاند کے سامنے گڑگڑایا کہ میں نے تم دونوں کو پوجا ہے،اب مصیبت میں میری مدد کرو مگر دونوں میں سے کسی نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔آخر مجبور ہو کر اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کیا اور عرض کی کہ اے میرے پروردگار!میں نے تیری بہت نافرمانی کی ہے، تجھے چھوڑ کر تیرے غیروں کو پوجتا رہا مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی میری کچھ مدد نہ کی، اب تجھے حق سمجھ کر تیرے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوں تاکہ تو اپنی رحمت سے میری مدد فرما۔اس کی اس سچی درخواست پر رحمتِ حق کو جوش آیا اور حکم ہوا کہ اس نے عرصہ دراز تک معبودانِ باطلہ کی پرستش کی مگر کچھ نفع حاصل نہ کر سکا،اب سب کو چھوڑ کر مجھ سے پناہ چاہ رہا ہے لہذا میں نے اس کی دعا قبول کر لی،پس اللہ تعالی نے ایک فرشتے کو بھیجا کہ میرے بندے کے پاس جاؤ اور اس کو سلامتی کے ساتھ سولی کے مقام سے نیچے اتار دو۔فرشتے نے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس ظالم کو صحیح وسالم زمین پر اتار دیا۔ صبح کے وقت جب لوگوں نے حضرت داؤد علیہ السلام سے اس ظالم کو سولی کی لکڑی

سے اتارنے کی اجازت چاہی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ظالم زندہ صحیح وسالم زمین پر موجود ہے، پس جب حضرت داؤد علیہ السلام نے لوگوں کی اطلاع پر اس کو جا کر اس حالت میں دیکھا تو حیران رہ گئے اور دو رکعت نماز کے بعد جنابِ الٰہی میں درخواست کی کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے داؤد! اس بندے نے ہمارے سامنے عاجزی اور آہ وزاری کی تو ہم نے اس کی درخواست قبول کر لی اور اس کو مصیبت سے رہا کر کے جان بچادی، بتاؤ! اگر میں ہی اس کی دعا قبول نہ کرتا تو پھر مجھ میں اور ان معبودان باطلہ میں کیا فرق ہوتا؟ اے داؤد! اب تم اس پر ایمان پیش کرو، یہ ایمان لائے گا اور اس کا ایمان راسخ ہوگا کیونکہ خیر کی توفیق دینا اور صحیح رہنمائی کرنا میرا ہی کام ہے۔

فائدہ: سبحان اللہ! اللہ کی رحمت کس قدر وسیع ہے کہ ایک ظالم کافر کو بھی اس کی عاجزی و انکساری پر آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ ❶

کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کے سبب اعزاز اور مغفرت

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حسین بن احمد الشیر ازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب احمد بن منصور الحافظ رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو میرے والد کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے خواب میں ان کو دیکھا کہ جامع شیراز میں محراب کے اندر ہیں اور آپ کے جسم پر ایک جوڑا ہے اور سر پر موتیوں سے آراستہ خوب صورت تاج ہے، میں نے کہا:

مَافَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ قَالَ غَفَرَ لِیُ وَأَکْرَمَنِیُ، قُلْتُ بِمَاذَا؟قَالَ بِکَثْرَةِ صَلَاتِیُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. ❷

---

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص۶۴ تا ۶۶

❷ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أحمد بن منصور بن ثابت، ج۱۶ ص ۴۷۳ رقم الترجمة: ۳۴۸

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا اکرام کیا، میں نے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہوا؟ فرمایا کہ کثرت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی وجہ سے یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا۔

ستر سال سے نافرمانی کرنے والے مجوسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان

حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے مہمان نواز تھے، ایک مرتبہ ایک مجوسی آیا تو اس سے کہا کہ تو مسلمان ہوجا تو میں تجھے کھانا کھلاؤں گا، اُس نے جواب دیا کہ میں مذہب نہیں بدلتا اور اُٹھ کر چل دیا، ادھر اللہ تعالیٰ اس سارے معاملہ کو دیکھ رہا تھا کہ ایک مجوسی کا دل ٹوٹا ہے اور وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے مارا مارا پھر رہا ہے۔ اس کے ٹوٹے ہوئے دل پر اللہ کو بڑا پیار آیا، تو مجوسی کی پریشانی کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور کہلوایا اے میرے خلیل یہ ستر (٧٠) سال سے میرا نافرمان ہے لیکن میں نے اس کی روٹی پانی بند نہیں کی اسے کھلایا پلایا۔ اگر آپ بھی ایک وقت کھلا دیتے تو کیا حرج تھا، اس کو واپس بلا کر کھانا کھلائیے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بھاگے بھاگے اس مجوسی کے پاس گئے اور کھانا کھانے کی دعوت دی، اس نے کہا ارے ابراہیم اب کیا ہوگیا؟ پہلے تو منع کیا تھا اور اب خود بلا رہے ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وحی جبرائیل کا واقعہ سنایا تو اس مجوسی نے فوراً کہا ارے ابراہیم تیرا رب اتنا مہربان تو میں بھی مسلمان ہوتا ہوں۔ (1)

ایک نیکی کی بدولت گناہوں کی بخشش ہوگئی

بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو کثیر العیال تھا، اسے روپے پیسے کی تنگی نے آگھیرا، جب

(1) إحياء علوم الدين، كتاب الخوف والرجاء، بيان دواء الرجاء والسبيل الذى يحصل منه حال الرجاء ويغلب، ج ٤ ص ١٥٤

پریشانیاں بہت بڑھ گئیں تو اپنی بیوی سے کہنے لگا جاؤ اور کچھ مانگ لاؤ، عورت ایک سوداگر کے ہاں گئی اور اس سے سوال کیا، سوداگر کہنے لگا:

پہلے میری (حاجت پوری) کرو پھر جو چاہو ملے گا۔ وہ خاموشی سے سر جھکائے لوٹ آئی، بچوں نے جب ماں کو خالی ہاتھ دیکھا تو رونے لگے۔ ماں سے یہ برداشت نہ ہوا، دوبارہ سوداگر کے پاس لوٹی اور کہا کہ تیرے پاس پھر اپنا دست سوال دراز کرنے آئی ہوں۔ سوداگر نے پھر وہی بات دہرائی۔

عورت بادل نخواستہ مان گئی، جب دونوں تخلیے (علیحدگی) میں آئے تو عورت تھرتھر کانپنے لگی۔ عورت کو خوف سے کانپتے دیکھ کر سوداگر کہنے لگا: کس سے ڈرتی ہے؟ (یہاں تو میری اجازت کے بغیر چڑیا بھی پَر نہیں مار سکتی) عورت کہنے لگی: اللہ کے خوف سے کانپتی ہوں۔ سوداگر کہنے لگا کمال ہے تو اس تنگدستی میں بھی اللہ سے ڈرتی ہے اور مجھے جو اتنا مال و دولت ملا تو مجھ پر تو بدرجہ اولی یہ لازم ہے کہ اللہ سے خوف کروں۔ اس نے اسی وقت بے شمار مال و دولت دے کر عزت و اکرام کے ساتھ اسے رخصت کیا۔ اللہ عزوجل نے اس زمانے کے پیغمبر حضرت موسی علیہ السلام پر وحی نازل کی اور حکم دیا کہ فلاں بن فلاں کے ہاں جاؤ اور میرا سلام پہنچاؤ اور اسے یہ خوشخبری سنا دو کہ میں نے اس کی اس نیکی کی بدولت اس کے تمام گناہ بخش دیئے۔

یہ واقعہ موسی علیہ السلام کے استفسار پر اس شخص نے دہرایا۔ (1)

شہادتین کی گواہی دینے کے سبب قبر میں کشادگی و راحت

بنو حضرمی کے ایک بزرگ اور صالح شخص کا واقعہ ہے کہ ان کا ایک نوجوان بھتیجا تھا، وہ بے فکر نوعمروں کے ساتھ رہتا تھا۔ شیخ بنو حضرمی اس کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ جب اس

(1) مکاشفۃ القلوب مترجم: ص ۲۴، ۲۵

نوجوان کا انتقال ہو گیا اور تجہیز و تکفین کے بعد جب اس کے چچا نے اس کو قبر میں اتار کر اینٹیں برابر کر دیں تو چچا کو کسی معاملہ میں ذرا شک ہوا اور کچھ اینٹیں ہٹا کر قبر میں جھانکنے لگے۔اس وقت انہوں نے دیکھا کہ اس کی قبر بصرہ کے قبرستان سے بھی زیادہ کشادہ ہو گئی ہے اور اس کا بھتیجا اس کے وسط میں آرام کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اینٹوں کو برابر کر دیا اور اس کے گھر آ کر اس کی بیوی سے پوچھا کہ وہ کون سا خاص عمل کیا کرتا تھا۔اس کی بیوی نے کہا کہ اس کا معمول تھا کہ جب مؤذن یہ کہتا تھا:

اَشْھَدُ اَن لَّااِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدَ رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

تو اس کے جواب میں یہ بھی کہتا تھا:

وَأَنَا أَشْهَدُ بِمَا شَهِدَتَّ بِهِ وَاُلَقِّنُهَا مِنْ قَوْلِيْ عَنْهَا. ❶

ترجمہ: میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی تو نے گواہی دی ہے اور جو شخص اس سے اعراض کرے گا میں اس کو اس کی تلقین کروں گا۔

یہ کلمہ ہر وقت میں اس کی زبان سے سنا کرتی تھی۔

رحمتِ الٰہی کے سبب قبر میں کشادگی ہوگی

حضرت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کسی میت کے جنازہ میں شریک ہوا اور اس کو قبر میں اتارتے وقت اس نے کہا:

إِنَّ الَّذِى يَسْهَلُ عَلَى الْجَنِين فِي بَطْنِ أُمِّهِ قَادِرٌ أَن يَّسْهَل عَلَيْکَ. ❷

ترجمہ: وہ ذات خداوندی جس نے جنین (پیٹ کے بچہ) پر اس کی ماں کے شکم میں

❶ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: فصل فيه فوائد، ص ۱۵۵ /أهوال القبور: الباب الأول، ص ۱۸

❷ شرح الصدور: فصل فيه فوائد، ص ۱۵۶ /أهوال القبور لابن رجب: الباب العاشر، ص ۱۳۳

آسانی کردی، وہ اس چیز پر قادر ہے کہ تجھ پر قبر میں آسانی کردے۔
چنانچہ اس کی قبر کشادہ ہوگئی۔

حسن بن عیسیٰ رحمہ اللہ کے جنازے میں شرکت کرنے والوں کی مغفرت

علامہ شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ محمد بن مؤمل فرماتے ہیں کہ میں نے ابو یحییٰ البزاز رحمہ اللہ کو سنا کہ وہ ابو رجاء القاضی سے کہہ رہے تھے کہ جن لوگوں نے حسن بن عیسیٰ رحمہ اللہ کے ہمراہ بیت اللہ کا حج کیا میں بھی ان میں شامل تھا، جب ان کی وفات ہوئی تو میں اپنے اونٹ کی دیکھ بھال کی وجہ سے ان کے جنازے میں شریک نہ ہوسکا، پس ایک شب مجھے وہ خواب میں آئے، میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا:

غَفَرَ لِیُ وَلِکُلِّ مَنُ صَلَّی عَلَیَّ قُلْتُ فَإِنِّیُ فَاتَنِی الصَّلَاۃُ عَلَیُکَ لِغَیُبَۃِ عَدِیُلِیُ فَقَالَ لَاتَجُزَعُ،وَغُفِرَ لِکُلِّ مَنُ یَتَرَحَّمُ عَلَیَّ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کردی اور ان لوگوں کی بھی مغفرت کردی جنھوں نے میری نماز جنازہ میں شرکت کی تھی، میں نے کہا کہ میں تو آپ کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوسکا تھا، فرمایا کہ گھبراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کی مغفرت فرمادی جس نے میرے لیے دعا رحمت کی تھی۔

ایک کوے کے ذریعے زندگی سے مایوس شخص کے لیے خوراک کا انتظام

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے ہاں مہمان ٹھہرا جب کھانے کا وقت آیا تو دستر خوان لگایا گیا، کیا دیکھا کہ اچانک ایک کوا آیا اور ایک روٹی

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمۃ : الحسن بن عیسی بن ماسرجس النیسابوری الطبقۃ الثالثۃ عشرۃ، ج ۱۲ ص ۳۰ رقم الترجمۃ: ٦

اپنی چونچ میں اٹھا کر اڑا، یہ منظر دیکھ کر میں اس کے پیچھے چلنے لگا آخر یہ کیا ماجرا ہے:

فَنَزَلَ فِیْ بَعْضِ التَّلَالِ، وَإِذَاهُوَ بِرَجُلٍ مُقَيَّدٍ مَشْدُوْدِ الْيَدَيْنِ فَأَلْقَى الْغُرَابُ ذَلِكَ الرَّغِيْفَ عَلَى وَجْهِهِ. ❶

ترجمہ: تو دیکھا وہ کوا ایک جگہ ٹیلہ کے پاس اترا جہاں ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، زندگی سے مجبور ہو کر بے حس پڑا ہوا ہے، تو کوے نے روٹی کو اس کے چہرے پر ڈال دیا (تو وہ شخص روٹی کھانے لگا، اس واقعہ سے اللہ کی بے انتہا قدرت اور وسعت رحمت کا اندازہ ہوتا ہے۔)

بادشاہ کی جان بچانے کے لیے ایک معصوم کے قتل کا حکم

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ کو ایسی خوفناک بیماری تھی کہ ہر طرح کے علاج سے اسے کوئی افاقہ نہیں ہوا، یونان کے حکیموں کی ایک جماعت اس پر متفق ہو گئی کہ اس تکلیف کی کوئی دوا نہیں ہے سوائے اس شخص کے پتے کے جو ان صفتوں سے متصف ہو، بادشاہ نے تلاش کرنے کا حکم دے دیا، ایک دہقان کے لڑکے کو اس صورت پر پایا جو حکیموں نے بتلائی تھی، اس کے ماں باپ کو بلایا اور بہت سا مال دے کر راضی کر لیا، قاضی صاحب نے بھی اس بارے میں فتویٰ دے دیا کہ بادشاہ کی جان بچانے کے لیے رعیت میں سے ایک شخص کا خون بہانا جائز ہے، جلاد نے قتل کا ارادہ کیا، لڑکے نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور مسکرایا، بادشاہ نے دریافت کیا کہ اس حالت میں ہنسنے کا کیا موقع ہے؟ لڑکے نے جوب دیا کہ بچوں کا ناز ماں باپ پر ہوتا ہے، دعویٰ قاضی کے پاس لے جاتے ہیں، انصاف بادشاہ سے چاہتے ہیں، اب ماں باپ نے دنیا کی قلیل دولت کے باعث مجھے قتل کے لیے سونپ دیا (یعنی میرے قتل پر

❶ التفسیر الکبیر: الباب الخامس ،الفصل الثالث، ج ۱ ص ۲۰۲

راضی ہو گئے) قاضی نے میرے قتل کے جواز کا فتویٰ دے دیا، اور بادشاہ اپنی بھلائی میری ہلاکت میں دیکھتا ہے، ایسی صورت میں سوائے اللہ بزرگ و برتر کے میں کوئی پناہ نہیں دیکھتا، بادشاہ نے کہا کہ میرا ہلاک ہو جانا ایسے بے گناہ بچے کا خون بہانے سے زیادہ بہتر ہے، بادشاہ نے اس کی آنکھوں اور سر کو چوما، سینے سے لگایا اور اسے رہا کر دیا اور اسی ہفتے میں خدا کے فضل و کرم سے بادشاہ نے صحت پالی۔ ❶

رحمتِ الٰہی کے سبب اہل اللہ کا جنت میں مقام و مرتبہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی وفات پر مجھ کو بڑا صدمہ ہوا۔ میں نے اس رات میں امام احمد رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ناز و انداز سے چل رہے تھے۔ حال پوچھا تو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، تاج پہنایا اور سونے کی جوتیاں پہنا کر فرمایا: یہ اجر ہے قرآن کو کلام اللہ غیر مخلوق کہنے کا۔ پھر مجھے دعا کا حکم ہوا اور میں نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے ہر نعمت عطا کر۔ فرمایا کہ میں نے عطا کی، پھر میں جنت میں گیا تو سفیان ثوری رحمہ اللہ ملے، ان کے دو سبز بازو تھے اور درختوں پر اڑتے تھے اور قرآن پڑھتے تھے۔

عبدالوہاب ورّاق رحمہ اللہ کو نور کے دریا میں دیکھا، بشر حافی رحمہ اللہ کے بارے میں امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے دیکھا، عمدہ کھانے دے کر اللہ رب العزت ان سے فرما رہے تھے کہ کھالے اے وہ شخص! جس نے (دنیا میں زہد وقناعت کے سبب نہیں) کھایا اور آرام کر کہ دنیا میں تو نے (عبادت کے سبب) آرام نہیں کیا تھا۔ ❷

---

❶ گلستان سعدی: ص ٦٠، میر محمد کتب خانہ کراچی

❷ الرسالة القشيرية: ج ٢ ص ٤٢٦/صفة الصفوة: ترجمة: بشر بن الحارث الحافی، ج ١ ص ٤٧٨/اتحاف السادسة المتقین: ج ٢ ص ٤٢٣

صالحین کی نماز اور تلاوت کے سبب مردوں کی مغفرت

عبداللہ بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابونو اس شاعر کو خواب میں دیکھا گیا کہ نعمتوں میں ہیں، بخشش کی وجہ پوچھی گئی کہ تم تو اپنے اشعار میں غیر محتاط تھے، کیسے بخشے گئے؟ اس نے جواب دیا کہ اس قبرستان میں ایک رات کچھ صالحین آئے اور اپنی چادر بچھا کر دو رکعت نماز پڑھی اور دو ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ کر تمام مردوں کے لئے دعا کی، چنانچہ تمام مردوں کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور میں بھی بخشا گیا۔ ❶

حسن نیت کے سبب مغفرت ہوگئی

ابراہیم بن اسحاق حربی رحمہ اللہ نے زبیدہ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟

قَالَتْ غَفَرَ لِيْ فَقُلْتُ لَهَا بِمَا أَنْفَقْتُ فِي طَرِيْقِ مَكَّة قَالَتْ أَمَّا النَّفَقَاتُ الَّتِي أَنْفَقْتُهَا رَجَعَتْ أُجُوْرَهَا إِلَى أَرْبَابِهَا وَغَفَرَ لِي بِنِيَّتِيْ. ❷

ترجمہ: جواب دیا کہ بخش دیا، پھر پوچھا کیا اس خیرات کی وجہ سے جو تم نے مکہ میں کی تھی؟ کہا: ان صدقات کا اجر تو مالکوں کو ملا، مجھ کو تو صرف نیت کی وجہ سے بخش دیا۔

جب رحمتِ الٰہی کسی کی دست گیری کرے وہ کیسے ڈوبے گا

بادشاہ عالمگیر رحمہ اللہ کے زمانہ میں ایک نواب کا انتقال ہو گیا، اس کا چھوٹا بیٹا تھا ایک وزیر چاہتا تھا کہ بچے کو باپ کی جگہ بٹھائے اور دوسرے لوگ چاہتے تھے کہ کوئی اور بیٹھ جائے، ان میں اختلاف ہوا پھر یہ طے پایا کہ عالمگیر رحمہ اللہ کے پاس جا کر مشورہ

❶ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: فصل في نبذ من أخبار من رأى الموتى في منامه وسألهم عن حالهم، ص ۲۸۴

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۵۰۸

کریں گے راستہ میں وزیر بچے کو مختلف سوالات کے جوابات سمجھا تا رہا، جب قریب پہنچ گئے تو بچے نے کہا کہ آپ نے جتنے سوالات کے جوابات سکھائے ہیں اگر بادشاہ ان کے علاوہ کوئی اور سوال کر لے تو کیا جواب دوں! اس نے کہا: جس نے یہ سوال تمہارے ذہن میں ڈالا ہے وہی عین وقت پر تمہارے ذہن میں اس کا جواب بھی ڈال دے گا، خیر! وہاں پہنچے تو عالمگیر رحمہ اللہ حوض میں پیر ڈالے ہوئے بیٹھے تھے، وزیر نے صورتحال بیان کی تو بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے لاؤ بچے کی آزمائش کر لیں، بچے کو بلایا اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حوض کے اوپر لٹکا دیا اور پوچھا کہ تجھے ڈبو دوں؟ تو بچے نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ صرف ہنسا، تو بادشاہ نے بچے کو ہٹا لیا، پھر بچہ سے پوچھا تم نے کوئی جواب نہیں دیا اور ہنسے، تو بچے نے جو جواب دیا وہ چاندی کی تختی پر آبِ زر سے نہیں بلکہ لوحِ قلب پر نقش کرنے کے قابل ہے۔

بچے نے کہا حضور جہاں پناہ! آپ اتنے بڑے بادشاہ ہیں کہ اگر کسی کا ایک ہاتھ پکڑ لیں تو وہ ڈوب نہیں سکتا جبکہ آپ نے تو میرے دونوں ہاتھ پکڑ رکھے تھے میں کیسے ڈوب سکتا تھا، کاش! ہم بھی اللہ تعالیٰ کی دست گیری پر ایسا ہی اعتماد پیدا کر لیں اور ایمان لے آئیں، جیسا کہ بچہ کو بادشاہ کی دست گیری پر حاصل تھا، اگر حق تعالی کی رحمت کسی کی دست گیری کرے تو وہ کیسے ڈوب سکتا ہے؟ (بادشاہ اس کے جواب سے متاثر ہوا اور اُسے والد کا نائب بنا دیا۔) ❶

ایک شیر خواہ بچے کا رزق کا انتظام اللہ نے قبر میں کیا

ایک بزرگ عالم دین نے بیان فرمایا: کہ ایک شخص اپنے نوعمر بچہ کو ساتھ لے کر نوشہرہ کے بازار سے گزر رہا تھا، ایک صاحب نے نصیحت کی کہ اس بچہ کو بازار میں مت لایا

❶ عجیب وغریب واقعات: ص۱۲۳

کرو کسی کی نظر لگ جائے گی، تو انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ بہت قیمتی بچہ ہے اس لئے اس کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں، پھر انہوں نے خود اپنا واقعہ سنایا: کہ جب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان کا سفر اونٹ وغیرہ پر طے کیا جاتا تھا، اس زمانہ میں ہم اونٹ پر سوار ہو کر روضئہ اطہر کی زیارت کی غرض سے سفر کر رہے تھے، اس بچہ کی والدہ بھی ساتھ تھیں، جب ہم بدر کے مقام پر پہنچے تو اس کی والدہ کو دردزہ شروع ہوا، ہم قافلہ سے الگ ہو کر ایک طرف ہو گئے حتیٰ کہ ولادت کے دوران اس عورت کا انتقال ہو گیا اور بچہ کے اندر بھی زندگی کی کوئی رمق ظاہر نہیں ہو رہی تھی، ماں کو وہیں بدر کے مقام پر دفن کر دیا اور قافلہ والوں نے مشورہ دیا کہ بچہ بھی مرا ہوا ہے، اگر ابھی زندگی کے کچھ آثار ہیں بھی تب بھی بچہ زندہ نہیں بچے گا، اس کی امید مت رکھو بس اس کو بھی ماں کے ساتھ قبر میں رکھ دو۔

چنانچہ اس کو ماں کے ساتھ قبر میں چھوڑ کر مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے، سفر مدینہ منورہ سے واپسی پر جب دوبارہ اس مقام پر قافلہ پہنچا تو رات کو بدر ہی کے مقام پر قیام تھا۔

دل میں خیال آیا کہ بچہ کو دیکھ لوں لیکن ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا اور قافلے والے بھی تھکے ماندے سو رہے تھے، ادھر دل بے چین ہو رہا تھا کہ ایک دفعہ دیکھ تو لوں بچہ کس حالت میں ہے؟ مرا ہوا ہے یا زندہ؟ ادھر یہ بھی خوف تھا کہ قافلے والے ناراض ہوں گے طعنہ دیں گے مرے ہوئے بچے کے غم میں خود بھی مرا جا رہا ہے، اس لئے ان سے چھپ کر قبرستاں پہنچا اندھیرے میں ٹٹول کر قبر کا پتا لگا لیا تو قبر کے اندر سے کچھ آوازیں آرہی تھیں پہلے تو کچھ گھبراہٹ سی ہوئی جب ہمت کر کے اندر جھانکا تو اللہ اکبر قدرت الٰہیہ کا عجیب کرشمہ دیکھا کہ ماں کی چھاتی میں تازہ دودھ ہے اور بچہ زندہ

صحیح سالم ماں کا دودھ پی رہا ہے، میں نے بچہ کو پکڑنا چاہا تو بچہ ماں سے چمٹ گیا، بڑی مشکل سے اس کو قابو کیا اتنے میں قافلے والے بھی بیدار ہو گئے، تو میں نے ان کو آواز دے کر کہا: دیکھو! میرا بچہ ابھی تک زندہ ہے، اللہ خالق ورازق نے اس کی روزی کا کس عجیب وغریب طریقہ سے بندوبست فرمایا، قافلہ والے یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گئے۔

ہر شخص کی زبان پر یہ بات تھی واقعی حیات وموت اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی کہ قبضۂ قدرت میں ہے، وہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے، اپنے بندوں کو محض اپنے فضل وکرم سے روزی پہنچاتے ہیں۔ ❶

لوگوں کے حقیر سمجھنے کے سبب مغفرت ہوگئی

عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ دیکھا جس کو تین مرد اور ایک عورت لیے جا رہے ہیں اور کوئی آدمی جنازہ کے ساتھ نہیں تھا، میں ساتھ ہولیا اور عورت کی جانب کا حصہ میں نے لے لیا۔ قبرستان لے گئے وہاں اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور اس کو دفن کر کے میں نے پوچھا: یہ کس کا جنازہ تھا؟ عورت نے کہا: یہ میرا بیٹا تھا، میں نے پوچھا: تیرے محلّہ میں اور کوئی مرد نہ تھا جو تیری جگہ جنازہ کا چوتھا پایہ پکڑ لیتا؟ اس نے کہا: آدمی تو بہت تھے، لیکن اس کو ذلیل سمجھ کر کوئی ساتھ نہ آیا۔ میں نے پوچھا: کیا بات تھی جس سے ذلیل سمجھتے تھے؟ کہنے لگی: یہ مخنث تھا (ہیجڑا یا عورتوں جیسی حرکات کرنے والا)۔ مجھے اس عورت پر ترس آیا، میں اس کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا، اور اس کو کچھ درہم اور کپڑے اور گیہوں دیے، میں نے رات کو خواب میں دیکھا:

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۴۹۳، ۴۹۴

كأنه أتاني آت كأنه القمر ليلة البدر وعليه ثياب بيض فجعل يتشكرني فقلت من أنت؟فقال المخنث الذی دفنتمونی اليوم رحمنی ربی بإحتقار الناس إياي. ❶

ترجمہ: ایک شخص اس قدر حسین گویا چودھویں رات کا چاند، نہایت سفید عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا اور میرا شکریہ ادا کرنے لگا۔ میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہنے لگا کہ میں وہی مخنث ہوں جس کو تم نے آج دفن کیا۔ مجھ پر حق تعالیٰ شانہ نے اس وجہ سے رحمت فرمادی کہ لوگ مجھے حقیر سمجھتے تھے۔

ایک بیمار کتے کا خیال رکھنے پر ایک ظالم شخص کی مغفرت

بخارا کا ایک حاکم بڑا سخت ظالم تھا، ایک دن وہ اپنی سواری پر چلا جا رہا تھا، راستہ میں ایک کتے پر نظر پڑا جو خارش کے مرض میں مبتلا تھا، اور سردی نے اس کو بہت ستا رکھا تھا۔ اس ظالم کی اس پر نگاہ پڑتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اپنے ایک نوکر سے کہا کہ اس کتے کو میرے گھر لے جا، میرے آنے تک اس کا خیال رکھو! یہ کہہ کر وہ اپنے کام جہاں جا رہا تھا چلا گیا، جب واپس آیا تو اس کتے کو منگوایا اور گھر کے ایک کونہ میں اس کو بندھوا دیا، اس کے سامنے ٹکڑا ڈالا، پانی رکھوایا اور اس کے بدن پر تیل ملوا کر ایک کپڑے کی جھول اس کے اوپر ڈلوائی، اس کے قریب آگ رکھوائی تا کہ اس کی گرمی سے اس پر سے سردی کا اثر زائل ہو جائے اور اس قصہ کو دو ہی دن گذرے تھے کہ اس ظالم کا انتقال ہو گیا۔ ایک بزرگ نے جو اس کے مظالم اور اس کی حالت سے خوب واقف تھے اس کو خواب میں دیکھا، اس سے پوچھا کہ کیا گذری؟ اس نے کہا کہ

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۷۲۹، ۷۳۰/ الرسالة القشرية: باب الصمت، ج ۱ ص ۲۶۵ / إحياء علوم الدين: كتاب الخوف الرجاء، ج ۴ ص ۱۵۴

حق تعالیٰ شانہ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو کتا تھا (یعنی کتوں جیسے کام کرتا تھا، انسانوں جیسے کام نہیں کرتا تھا) اس لیے ہم نے بھی ایک کتے ہی کو تجھ کو دے دیا (یعنی اس خارشی کتے کے طفیل تیری بخشش کردی) اور میرے ذمہ جو حقوق تھے ان کا خود ادا فرمانے کا ارادہ فرمالیا۔

حق تعالیٰ شانہ کی ذات بڑی کریم ہے، اس کے کرم تک کوئی کہاں پہنچ سکتا ہے، کسی شخص کی کوئی ادنیٰ سی چیز بھی اس کو پسند آجائے تو اس شخص کا بیڑا پار ہے، آدمی اس کی خوشنودی کی تلاش میں رہے نہ معلوم کس کی کیا بات آقا کو پسند آجائے۔ ❶

میرے بندوں کو میری رحمت سے ناامید کرو

بصرہ میں ایک نوجوان رہا کرتا تھا جو ہمہ وقت معصیت میں ڈوبا رہتا تھا، اس کی نیک بخت والدہ نے بارہا اس کو ناشائستہ افعال سے بچنے کی نصیحت کی مگر وہ باز نہ آیا، یہ نیک بخت عورت اکثر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی مبارک مجلس میں داخل ہوا کرتی تھی اور ان کی نصائح کا برابر بیٹے سے تذکرہ کرتی رہتی تھی، چنانچہ جب نوجوان کی موت کا وقت قریب آیا تو عرض کیا کہ اے میری مہربان ماں! حسن بصری رحمہ اللہ کو میرے پاس بلالے تاکہ وہ مجھے توبہ کی تلقین فرمادیں اور دعا کردیں، یہ سن کر اس کی مہربان والدہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ تمام کیفیت بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں اس شخص کے پاس نہیں جاؤں گا اور نہ اس کے جنازے کی نماز پڑھاؤں گا۔ یہ سن کر وہ باعصمت عورت کبیدہ خاطر ہوکر واپس ہوئی اور مرنے والے نوجوان کو ان کے جواب سے مطلع کیا، جس کو سن کر اس نوجوان نے بڑی مایوسی کے ساتھ اپنی ماں سے عرض کیا کہ جب میری روح بدن سے نکل جائے تو میری گردن

---

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۷۳۱، ۷۳۲

میں ایک سخت رسّی باندھ کر گھر کے صحن میں منہ کے بل گھسیٹیو اور یہ اعلان کریں کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے اور میری لحد گھر ہی میں بنا دینا تا کہ جس طرح مجھ سے زندہ لوگ زندگی میں تکلیف اٹھاتے تھے، مرنے کے بعد مجھ سے گزند نہ اٹھائیں۔ چنانچہ جب اس کی روح پرواز کر گئی تو ماں نے وصیت کے مطابق گلے میں رسّی ڈال کر گھسیٹنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ دفعتاً ایک آواز سنائی دی:

ارفقي بولي الله ثم دفنته في بيتها فإذا بالباب يطرق فقالت من بالباب قال الحسن البصري رأيت رب العزة في المنام فقال يا حسن تقنط عبدي من رحمتي وتسد الطريق في وجه عبدي وعزتي وجلالي قد غفرت له وأدخلته الجنة. ❶

ترجمہ: اے عورت! خدا کے ولی کے ساتھ نرمی اور تلطف کا برتاؤ کر! یہ سن کر اس عورت نے میت کے گلے سے رسّی نکالی اور گھر ہی میں اس کو دفن کر دیا۔ اچانک صبح کو کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، عورت نے اندر سے دریافت کیا کون ہے؟ جواب ملا کہ حسن! فرمانے لگے: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رب العزت فرماتا ہے کہ اے حسن! تو میرے بندوں کی میری رحمت سے ناامید کرتا ہے اور میرے بندے کے لئے رجوع کے دروازے کو بند کرنا چاہتا ہے، مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! میں نے اس کو بخش دیا اور میں نے اِس کو جنت میں داخل کر دیا۔

ایک نومسلم کا قبولِ اسلام اور جنت میں اعزاز و اکرام

حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ (جو مشائخِ چشتیہ کے سلسلہ میں مشہور بزرگ ہیں) فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ کشتی میں سوار جا رہے تھے۔ ہوا کی گردش نے ہماری

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۱۸۷، ۱۸۸/ نزهة المجالس ومنتخب النفائس: باب التوبة، ج ۲ ص ۴۳

کشتی کو ایک جزیرہ میں پہنچا دیا، ہم نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ ایک بت کو پوج رہا ہے، ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کس کی پرستش کرتا ہے؟ اس نے اس بت کی طرف اشارہ کیا، ہم نے کہا: تیرا معبود خود تیرا بنایا ہوا ہے اور ہمارا معبود ایسی چیزیں بنا دیتا ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے بنایا ہوا ہو وہ پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو؟ ہم نے کہا: اس پاک ذات کی جس کا عرش آسمان کے اوپر ہے اس کی گرفت زمین پر ہے، اس کی عظمت اور بڑائی سب سے بالاتر ہے۔ کہنے لگا: تمھیں اس پاک ذات کا علم کس طرح ہوا؟ ہم نے کہا کہ اس نے ایک رسول (قاصد) ہمارے پاس بھیجا جو بہت کریم اور شریف تھا۔ اس رسول نے ہمیں یہ سب باتیں بتائیں، اس نے کہا وہ رسول کہاں ہیں؟ ہم نے کہا کہ اس نے جب پیغام پہنچا دیا اور اپنا حق پورا کر دیا، تو اس مالک نے اس کو اپنے پاس بلا لیا تاکہ اس کے پیغام پہنچانے اور اچھی طرح پورا کر دینے کا صلہ و انعام عطا فرمائے۔ اس نے کہا کہ اس رسول نے تمہارے پاس کوئی علامت چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا: اس مالک کا پاک کلام ہمارے پاس چھوڑا ہے، اس نے کہا: مجھے وہ کتاب دکھاؤ، ہم نے قرآنِ پاک لاکر اس کے سامنے رکھا، اس نے کہا: میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں، تم اس میں سے مجھے کچھ سناؤ! ہم نے ایک سورت سنائی، وہ سنتے ہوئے روتا رہا یہاں تک کہ وہ سورت پوری ہوگئی، اس نے کہا کہ اس پاک کلام والے کا حق یہی ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے، اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔ ہم نے اس کو اسلام کے ارکان اور احکام بتائے، اور چند سورتیں قرآنِ پاک کی سکھائیں، جب رات ہوئی عشاء کی نماز پڑھ کر ہم سونے لگے تو اس نے پوچھا کہ تمہارا معبود بھی رات کو سوتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ پاک ذات "حَیٌّ قَیُّوْمٌ" ہے۔ وہ نہ سوتا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے۔ وہ کہنے لگا: تم کس قدر نالائق

بندے ہو کہ آقا تو جاگتا رہے اور تم سو جاؤ، ہمیں اس کی بات سے بڑی حیرت ہوئی۔
جب ہم اس جزیرہ سے واپس ہونے لگے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے چلو تاکہ میں دین کی باتیں سیکھوں، ہم نے اس کو اپنے ساتھ لے لیا، جب ہم شہر عبادان میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ شخص نومسلم ہے، اس کے لیے کچھ معاش کی فکر بھی چاہیے، ہم نے کچھ دِرہم چندہ کیا اور اس کو دینے لگے، اس نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: کچھ درہم ہیں ان کو تم اپنے خرچ میں لے آنا۔
کہنے لگا: "لَا إِلٰـــهَ إِلَّا اللّٰهُ"، تم لوگوں نے مجھے ایسا راستہ دکھایا جس پر خود بھی نہیں چلتے۔ میں ایک جزیرہ میں تھا، ایک بت کی پرستش کرتا تھا، خدائے پاک کی پرستش بھی نہ کرتا تھا، اس نے اس حالت میں بھی مجھے ضائع اور ہلاک نہیں کیا، حالانکہ میں اس کو جانتا بھی نہ تھا، پس وہ اس وقت مجھے کیوں کر ضائع کر دے گا جب کہ میں اس کو پہنچاتا بھی ہوں (اس کی عبادت بھی کرتا ہوں؟) تین دن کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ اس کا آخری وقت ہے، موت کے قریب ہے۔ ہم اس کے پاس گئے، اس سے پوچھا: تیری کوئی حاجت ہو تو بتا! کہنے لگا: میری تمام حاجتیں اس پاک ذات نے پوری کر دیں جس نے تم لوگوں کو جزیرہ میں (میری ہدایت کے لیے) بھیجا تھا۔
شیخ عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر دفعتاً نیند کا غلبہ ہوا، میں وہیں سو گیا، تو میں نے خواب میں دیکھا ایک نہایت سرسبز شاداب باغ ہے، اس میں ایک نہایت نفیس قبہ بنا ہوا ہے، اس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے، اس تخت پر ایک نہایت حسین لڑکی کہ اس جیسی خوبصورت عورت کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی، یہ کہہ رہی ہے: خدا کے واسطے اس کو جلدی بھیج دو۔ اس کے اشتیاق میں میری بے قراری حد سے بڑھ گئی۔ میری جو آنکھ کھلی تو اس نومسلم کی روح پرواز کر چکی تھی۔ ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور دفن کر

دیا۔ جب رات ہوئی تو میں نے وہی باغ اور قبہ اور تخت پر وہ لڑکی اس کے پاس دیکھی، اور وہ یہ آیتِ شریفہ پڑھ رہا تھا: ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (الرعد: ۲۳، ۲۴)

ترجمہ: یعنی ہمیشہ رہنے کے لیے وہ باغات جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے، اور ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی، اور (ان کے استقبال کے لیے) فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے (یہ کہتے ہوئے) داخل ہوں گے۔ کہ تم نے (دنیا میں) جو صبر سے کام لیا تھا، اس کی بدولت اب تم پر سلامتی ہی سلامتی نازل ہوگی، اور (تمہارے) اصلی وطن میں یہ تمہارا بہترین انجام ہے۔

حق تعالیٰ شانہ کی عطا اور بخشش کے کرشمے ہیں کہ ساری عمر بت پرستی کی اور اس نے اپنے لطف وکرم سے موت کے قریب ان لوگوں کو زبردستی کشتی کے بے قابو ہو جانے سے وہاں بھیجا اور اس کو آخرت کی دولت سے مالا مال کر دیا:

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ. ❶

ترجمہ: مالک الملک جس کو تو دینا چاہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو تو نہ چاہے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔

ایک نصرانی راہب کے قبولِ اسلام کا عجیب واقعہ

حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جنگل میں جا رہا تھا راستہ میں ایک نصرانی راہب مجھے ملا جس کی کمر میں زُنار (پٹکہ یا دھاگہ وغیرہ جو کفر کی علامت

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰/ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من عباد الجزائر، ج ۲ ص ۴۸۵/ التوابين لابن قدامة: ذكر خبر جماعة ممن أسلم، توبة عابد صنم وإسلامه، ص ۱۷۹، ۱۸۰

کے طور پر کافر باندھتے ہیں) بندھا ہوا تھا۔ اس نے میرے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی (کافر فقیر اکثر مسلمان فقرا کی خدمت میں رہتے چلے آتے ہیں تو میں نے بھی ساتھ لے لیا) سات دن تک ہم چلتے رہے، نہ کھانا نہ پینا ساتویں دن اس نصرانی نے کہا: اے محمدی! کچھ اپنی فتوحات دکھاؤ، کئی دن ہو گئے کچھ کھایا نہیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا کی کہ یا اللہ! اس کافر کے سامنے مجھے ذلیل نہ فرما، میں نے دیکھا کہ فوراً ایک خوان سامنے رکھا گیا جس میں روٹیاں، بھنا ہوا گوشت اور تر و تازہ کھجوریں اور پانی کا لوٹا رکھا ہوا تھا، ہم دونوں نے کھایا، پانی پیا اور چل دیے، سات دن تک چلتے رہے، ساتویں دن میں نے (اس خیال سے کہ وہ نصرانی پھر نہ کہہ دے) جلدی کر کے اس نصرانی سے کہا کہ اس مرتبہ تم کچھ دکھاؤ، اب تمہارا نمبر ہے، وہ اپنی لکڑی پر سہارا لگا کر کھڑا ہو گیا اور دعا کرنے لگا، اچانک دو خوان جن میں ہر چیز اس سے دوگنی تھی جو میرے خوان پر تھی سامنے آ گئے، مجھے بڑی غیرت آئی، میرا چہرہ فق ہو گیا اور میں حیرت میں رہ گیا اور میں نے رنج کی وجہ سے کھانے سے انکار کر دیا۔ اس نصرانی نے مجھ پر کھانے کا اصرار کیا، مگر میں عذر ہی کرتا رہا۔ اس نے کہا کہ تم کھاؤ، میں تم کو دو بشارتیں سناؤں گا، جن میں سے پہلی یہ ہے کہ " اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ " میں مسلمان ہو گیا ہوں اور یہ کہہ کر زنار توڑ کر پھینک دیا۔ اور دوسری بشارت یہ ہے کہ میں نے جو کھانے کے لیے دعا کی تھی وہ یہی کہہ کر کی تھی کہ یا اللہ! اس محمدی کا اگر تیرے یہاں کوئی مرتبہ ہے تو اس کے طفیل تُو ہمیں کھانا دے، اس پر یہ کھانا ملا ہے اور اسی وجہ سے میں مسلمان ہوا، اس کے بعد ہم دونوں نے کھانا کھایا، پھر آگے چل دیے۔ آخر مکہ مکرمہ پہنچے، حج کیا اور وہ نو مسلم مکہ ہی میں ٹھہر گیا، وہیں اس کا انتقال ہوا۔ اور بطحاء میں اس کی تدفین ہوئی۔

کافروں کے اس طرح مسلمان ہونے کے بہت سے واقعات تاریخ کی کتب میں موجود ہیں، اور اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہ بسا اوقات دوسروں کے طفیل کسی کو روزی دیتے ہیں، جن کو وہ ملتی ہے وہ اپنی بے وقوفی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا کارنامہ ہے، ہماری کوشش کا نتیجہ ہے، احادیث میں کثرت سے یہ مضمون آیا ہے کہ تم کو تمہارے ضُعفاء کے طفیل تمہیں روزی دی جاتی ہے، نیز اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں پر بھی بسا اوقات مسلمانوں کی وجہ سے فتوحات ہوتی ہیں جس کو ظاہر میں ان کی مدد سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقت میں وہ دوسروں کے طفیل ہوتا ہے۔ ❶

تو اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے اس لئے زندگی میں کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، اگر بالفرض ریت کے ذرات کے برابر گناہ کئے، یا سمندر کے پانی کے قطروں کے مطابق نافرمانیاں ہوں یا زمین اور آسمان کے درمیان فضا گناہوں سے بھر جائے تب بھی انسان رحمتِ الٰہی کی وسعت سے مایوس نہ ہوں، رب العالمین صدقِ توبہ پر تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے، اللہ کے ہاں ندامت کے آنسوں کی بڑی لاج ہے، وہ آنسوں کا قطرہ مکھی کے سر کے برابر کیوں نہ ہو، پھر بھی معاف کر کے اپنے محبوب بندوں میں شامل کر دیتا ہے، اللہ رب العزت کا پسندیدہ بندہ توبہ کرنے والا ہے، ''إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ'' (البقرة: ۲۲۲) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں کہ انسان رب العالمین کا محبوب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رضائے الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور محض اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۷۷۱، ۷۷۲/الرسالة القشيرية: باب المعرفة باللّٰه، ج ۲ ص ۵۳۷

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات

